ماہنامہ

دختران اسلام

لاہور

دسمبر 2018ء

اوامر و نواہی میں ولایت کا راز پوشیدہ ہے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب

حضرت سیدنا غوث الاعظمؓ نے قطبیت اور مجددیت کا نکتہ کمال پایا

غوث اعظمؒ درمیان اولیاء .... چوں محمد ﷺ درمیان انبیاء

اسلام والدین کے حقوق پر سب سے زیادہ زور دیتا ہے

انسانی حقوق کے عالمی دن پر خصوصی تحریر

قائد اعظمؒ نے فرمایا ریاست مدینہ کے مطابق اقلیتوں کے ساتھ سلوک روا رکھا جائے گا

35ویں سالانہ عالمی میلاد کانفرنس 2018ء منعقدہ مینار پاکستان لاہور

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں

ماہنامہ لاہور

دخترانِ اسلام

جلد: 25 شمارہ: 12 ربیع الاول ۱۴۴۰ھ - ربیع الثانی / دسمبر 2018ء

زیرِ سرپرستی
بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر
قرۃ العین فاطمہ

ایڈیٹر
اُم حبیبہ

ڈپٹی ایڈیٹر
نازیہ عبدالستار

مجلس مشاورت

نوراللہ صدیقی، ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ، ڈاکٹر نبیلہ اسحاق
ڈاکٹر شاہدہ مغل، ڈاکٹر فرخ اقبال، ڈاکٹر سعدیہ نصراللہ
مسز فریدہ سجاد، مسز فرح ناز، مسز حلیمہ سعدیہ
سدرہ کرامت، مسز رافعہ علی

رائٹرز فورم

مسز راضیہ نوید، آسیہ سیف
جویریہ وحید، ماریہ عروج، سمیعہ اسلام
مومنہ ملک، جویریہ سحر ش

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم
گرافکس: عبدالسلام ـــــ فوٹوگرافی: قاضی محمود الاسلام

فہرس

اداریہ

(قرآنی انسائیکلوپیڈیا، امتیازات وخصوصیات) 4

فکرِ شیخ الاسلام

اوامر ونواہی میں ولایت کا راز پوشیدہ ہے — مرتبہ: نازیہ عبدالستار 5

حضرت سیدنا غوث الاعظمؓ نے قطبیت اور مجددیت کا نکتہ کمال پایا — نورالزماں نوری 9

اسلام والدین کے حقوق پر سب سے زیادہ زور دیتا ہے — بصیرت بی بی 12

(آثارِ قلم) اسلام کے ورلڈ آرڈر میں حیوانوں کے حقوق بھی متعین کئے گئے ہیں — مرتبہ: ماریہ عروج 15

''ہم تو مائل بہ کرم ہیں، کوئی سائل ہی نہیں'' — صائمہ نور 18

(فقہ النساء) خلع، تنسیخِ نکاح، طلاقِ بائن — مفتی عبدالقیوم خان ہزاری 20

Eagers Time — ہادیہ خان 22

گلدستہ

جلد کو تر و تازہ رکھنے والی غذائیں — مرتبہ: ادیبہ شہزادی 24

راہ نوردِ شوق

محترم ظفر اللہ سے خصوصی انٹرویو — پینل: ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ، نازیہ عبدالستار 26

(آپ کی صحت) ہڈیوں کی کمزوری ایک بڑا طبی مسئلہ — وشاء وحید 29

(الہدایہ کارنر) تعارف تجوید، تعلیم و تعلم — روبینہ ناز 31

بدلِ اشتراک: آسٹریلیا، کینیڈا، مشرقِ بعید، امریکہ: 15 ڈالر — مشرقِ وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ: 12 ڈالر

ترسیلِ زر کا پتہ: منی آرڈر/چیک/ڈرافٹ بنام حبیب بنک لمیٹڈ منہاج القرآن برانچ اکاؤنٹ نمبر 01970014583203 ماڈل ٹاؤن لاہور

قیمت فی شمارہ -/35 روپے

سالانہ خریداری -/350 روپے

رابطہ: ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور
فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-5168184

Visit us on: www.minhajsisters.com E-mail:sisters@minhaj.org

فرمان الٰہی

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ. اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ. لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ. وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

(یونس، ۱۰ : ۶۲ تا)

’’خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اورنہ وہ رنجیدہ وغمگین ہوں گے۔ (وہ) ایسے لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (ہمیشہ) تقویٰ شعار رہے۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں (بھی عزت و مقبولیت کی) بشارت ہے اور آخرت میں (بھی مغفرت و شفاعت کی/یا دنیا میں بھی نیک خوابوں کی صورت میں پاکیزہ روحانی مشاہدات ہیں اور آخرت میں بھی حُسنِ مطلق کے جلوے اور دیدار)، اللہ کے فرمان بدلا نہیں کرتے، یہی وہ عظیم کامیابی ہے۔ (اے حبیبِ مکرّم!) ان کی (عناد و عداوت پر مبنی) گفتگو آپ کو غمگین نہ کرے۔ بے شک ساری عزت و غلبہ اللہ ہی کے لیے ہے (جو جسے چاہتا ہے دیتا ہے)، وہ خوب سننے والا جاننے والا ہے‘‘۔

(ترجمہ عرفان القرآن)

فرمان نبوی ﷺ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی کوئی دنیاوی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن کی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل کرے گا جو شخص دنیا میں کسی تنگ دست کے لئے آسانی پیدا کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے لئے آسانی پیدا فرمائے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ (اس وقت تک) اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے۔ جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔‘‘

(المنہاج السوی، ص۷۷۹)

خواب

یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے امروز
نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا
وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندہ مومن کی اذاں سے پیدا
(کلیاتِ اقبال، ضرب کلیم، ص:۸۴۰)

تعبیر

اگر ہم قرآن مجید کو اپنا آخری اور قطعی رہبر بنا کر شیوہ صبر و رضا پر کاربند ہوں اور اس ارشادِ خداوندی کو کبھی فراموش نہ کریں کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں تو ہمیں دنیا کی کوئی ایک طاقت یا کئی طاقتیں مل کر بھی مغلوب نہیں کرسکتیں۔ ہم فتح یاب ہوں گے اسی طرح جس طرح مٹھی بھر مسلمانوں نے ایران اور روم کی سلطنتوں کے تخت الٹ دیئے تھے۔

(جلسہ عام، حیدر آباد دکن، 11 جولائی 1946ء)

تکمیل

وہ شخص جس کو اللہ نے بلندی دی ہے خواہ عمر میں یا علم وعمل میں کسی بھی لحاظ سے فوقیت رکھتا ہے جو شخص اس کی اطاعت کرے گا اس کا حیاء کرے گا کائنات کی ہر چیز اس کا ادب کرے گی کیونکہ کوئی کسی بڑے کا ادب کرے گا تو جو آپ سے چھوٹے ہیں وہ آپ کا ادب کریں گے جو اپنے ماں باپ کا ادب کریں گے تب ان کی اولاد جوان ہوکر ان کا ادب کرے گی۔ آج جو لوگ شکوہ کرتے ہیں کہ اولاد ادب نہیں کرتی وہ اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ کیا انہوں نے اپنے ماں باپ کا ادب کیا تھا، جس نے اپنے والدین کا ادب نہیں کیا تو ان کی اولاد ان کا ادب نہیں کرے گی۔ جس نے حسن ادب کا حق ادا نہیں کیا تو مخلوق اس کا ادب نہیں کرے گی۔ اگر ساری مخلوق کسی کا ادب کرتی ہے تو جان لینا چاہئے کہ اس نے بڑوں کا ادب کیا ہوگا۔

(خطاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری: بعنوان تعلیمات تصوف اور اصلاح احوال، مجلّہ جولائی 2013ء)

اداریہ

قرآنی انسائیکلوپیڈیا، امتیازات وخصوصیات

الحمدللہ قائدتحریک منہاج القرآن شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا 5 ہزار سے زائد موضوعات اور 8 جلدوں پر مشتمل تحریر کردہ جامع قرآنی انسائیکلوپیڈیا طباعت کے جملہ مراحل طے کرنے کے بعد خاص و عام کے مطالعہ کیلئے دستیاب ہے، زیرنظرتحریر کی اشاعت تک اس ضمن میں تقریب رونمائی منعقد ہو چکی ہو گی، اللہ رب العزت نے انسان کی تخلیق کے بعد انسانیت کے عروج و ارتقاء کیلئے بعثت انبیاء اور وحی الٰہی کا سلسلہ جاری فرمایا، بعثت محمدیﷺ اور نزول قرآن کے ذریعے انسانیت کو اوج ثریا تک پہنچایا اور قرآن حکیم کو قیامت تک انسانیت کا دستور حیات اور قانون فطرت قرار دیا، قرآن مجید میں بیان کردہ علوم و معارف اور قوانین فطرت میں اللہ رب العزت نے ہر دور کے انسان کیلئے رہنمائی مہیا فرمادی ہے، یہ رہنمائی قیامت تک بنی نو انسان کے جملہ انفرادی، خاندانی ،اجتماعی، اخلاقی، سیاسی، سماجی، معاشی اور معاشرتی امور کیلئے کامل جامعیت کے ساتھ فراہم کر دی گئی ہے، یہ حقیقت ہے کہ قرآن فہمی میں ہی انسانیت کی معراج اور قرآن گریزی میں زوال مضمر ہے، تعلیمات قرآن کی اس جامعیت، ہمہ گیریت اور آفاقیت نے تاریخ عالم پر گہرے نقوش ثبت کیے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اسے اعتقاداً نہ ماننے والے بھی اس میں بیان کردہ بیش بہا علوم و معارف اور قوانین فطرت کی صداقت کے معترف نظر آتے ہیں، قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا ہے جسے فصاحت و بلاغت، قواعد و معانی اور علوم معارف کی زبان کہا جاتا ہے، اس کے ایک ایک لفظ میں کئی کئی معانی پنہاں ہیں، فہم قرآن کیلئے اس زبان کے قواعد کی معرفت کے علاوہ دیگر ناگزیر علوم مثلاً شان نزول، ناسخ ومنسوخ، حدیث، علوم حدیث، اقوال صحابہ، تاریخ وثقافت، عہد نبویﷺ اور لغت عرب کے ساتھ ساتھ محاورہ عرب کی معرفت ازحد ضروری ہے، ان کے بغیر قرآن مجید کے معانی و مراد، نظم و اسلوب اور اس کے مفہوم و مدلول کونہیں سمجھا جا سکتا، قرآن مجید کسی بشر کا کلام نہیں بلکہ خلاقِ عالم کا کلام ہے جو فصاحت و بلاغت اور اعجاز علمی میں اپنی مثال آپ ہے، قرآنی انسائیکلوپیڈیا قرآن فہمی کے حوالے سے ایک بے مثال علمی کاوش ہے، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مضامین قرآن تک خاص و عام کی رسائی کو سہل بنانے کیلئے اس کی ایک فہرست مرتب کر دی ہے جو 400 صفحات پر مشتمل ہے اور انسانی ذہن کے اندر جتنے بھی سوالات جنم لیتے ہیں ان تمام کا اس فہرست میں احاطہ کیا گیا ہے چونکہ قرآن مجید قیامت تک کیلئے ذریعہ ہدایت ہے، اس لیے قیامت تک کیلئے انسانیت کو جو بھی مسائل پیش آسکتے ہیں ان کا جواب قرآن مجید میں موجود ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے عصر حاضر میں درپیش مسائل کو فہرست میں بیان کر دیا ہے اور قرآن مجید کے اندر مذکورہ ہونے والے جملہ واقعات کے ابواب ترتیب دے کر اسے آسان بنادیا ہے، قرآنی انسائیکلوپیڈیا کی اہمیت جاننے اور اس سے مستفید ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اس کا مطالعہ کیا جائے اور اللہ رب العزت کے احکامات، انعام و اکرام، پند ونصائح سے براہ راست استفادہ کیا جائے۔کسی بھی کتاب کی قدر و قیمت، افادیت اور رفعت ومنزلت کا اندازہ ایک طرف اس کتاب کے موضوع اور اس میں بیان کردہ مضامین، مطالب اور مشمولات سے ہوتا ہے تو دوسری طرف اس کے مولف ومرتب کا علمی مقام ومرتبہ علم وفن پر ملکہ ومہارت، تعمق وتبحر اس ضمن میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ یہ امر نہایت ہی خوش آئند ہے کہ یہ قرآنی انسائیکلوپیڈیا مرتب کرنے والی بین الاقوامی شخصیت نہ صرف جدید و قدیم علوم کا حسین امتزاج ہے بلکہ اقوام مشرق ومغرب کے فکری بُعد اور زمانہ ہائے قدیم و جدید کے علمی، فنی اور ذہنی فاصلوں میں ایک مسلمہ سنگم بھی ہے۔قرآنی انسائیکلوپیڈیا کی شکل میں علوم دینیہ کے ذخائر میں ایک شاندار اضافہ کرنے پر ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو دل و جان سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے عجز و انکساری سے دعا کرتے ہیں کہ وہ شیخ الاسلام کو صحت وتندرستی کے ساتھ ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور وہ اسی جوش و جذبہ، طاقت وتوانائی کیساتھ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے اپنا علمی، تحقیقی، فکری، اصلاحی کردار ادا کرتے رہیں۔(چیف ایڈیٹر: دختران اسلام)

فکرِ شیخ الاسلام

شانِ سیدنا غوث الاعظمؒ

اولیاء کے امر و نہی میں ولایت کا راز پوشیدہ ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ اور غمگین ہونگے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا خصوصی خطاب

مرتبہ: نازیہ عبدالستار

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ. (یونس، ۱۰: ۶۲)

’’خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے‘‘۔

دائرہ ولایت میں مرکز ومحور حضرت مولا علی شیر خداؓ ہیں، ائمہ اہل بیت اطہار کے بعد دائرہ ولایت میں سیدنا غوث الاعظمؒ کا مقام مرکز کا ہے۔ ولایت کا سارا دائرہ آپ کی ولایت عظمیٰ اور غوثیت کبریٰ کے گرد گھومتا ہے۔ آپ کی ولایت سیدنا علی شیر خدا کے فیوضات ولایت کی نمائندگی کرتی ہے۔ آپ کا قدم ولایت محمدیﷺ کی راہ پر ہے۔ حضور سیدنا غوث الاعظمؒ نے فرمایا:

’’جتنے اولیاء ہوگزرے ہر ولی کی ولایت کے لیے ایک قدم ہوتا ہے ہر ولی پیروکار حضور نبی اکرمﷺ کا ہوتا ہے‘‘۔

حضور علیہ السلام کی امت میں جتنے اولیاء کرام آئے اور جتنے قیامت تک ہوں گے۔ حضورﷺ کے متبع ہوں گے۔ آپ ہی کی نسبت اور اتباع کے فیض سے انہیں ولایت ملی اور ان کی ولایت کو ترقی ملی پھر ہر ولی کی ولایت کے لیے انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نہ کسی نبی کا قدم یعنی اس کی ولایت کے لیے کوئی رستہ ہوتا ہے جس کو قدم کہتے ہیں۔

گویا اس نبی کا مزاج اس ولی کی ولایت میں داخل ہوتا ہے۔ اس نسبت کی وجہ سے کسی نبی کی ولایت عیسوی کہلاتی ہے اور کسی نبی کی ولایت موسوی کہلاتی ہے۔ اس نبی کی نبوت کے احوال کا رنگ، مقامات، کیفیات اور جو واردات انہیں نصیب ہوئیں اس ولی کی ولایت میں منتقل ہوتا ہے۔

حضور سیدنا غوث الاعظمؒ فرماتے ہیں ہر ولی کے لیے جدا جدا قدم ہے مگر میری ولایت کے لیے قدم قدمِ مصطفیٰﷺ ہے۔

حضور غوث الاعظمؒ فرماتے ہیں:

میں نے دیکھا کہ بہت سے انوار میری طرف چلے آرہے ہیں اور مجھے اپنے گھیرے میں لے رہے ہیں۔ میں نے دریافت کرنے کی کوشش کی کہ یہ انوار کیسے ہیں؟ مجھے پتہ چلا کہ اللہ رب العزت کی بارگاہ سے جو فتوحات مجھے نصیب ہوئیں۔ ان پر مجھے حضورﷺ بنفس نفیس مبارکباد دینے کے لیے تشریف لارہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اتنے میں میرے سامنے ایک نورانی منبر بچھ گیا۔ اس منبر پر حضور نبی اکرمﷺ جلوہ افروز ہوگئے۔ اس کے بعد مجھے اپنا ہوش نہ رہا۔ مجھے آقا علیہ السلام نے اپنی بارگاہ میں طلب کیا اور مجھے حکم دیا کہ بیٹے عبدالقادر تو وعظ کیا کر لوگوں کے احوال بدلنے کے لیے سلسلہ دعوت اور تبلیغ کا آغاز کر تاکہ تیرے ذریعے دین کی تجدید ہو۔ حضور غوث الاعظمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آقاﷺ میں عجمی ہوں۔ (آپ کیونکہ ایران کے گاؤں گیلان میں پیدا ہوئے پھر عراق میں منتقل ہوئے وہاں سے تعلیم حاصل کی پھر اس کو مسکن

بنایا۔ اس وقت عراق عجم میں تھا) عرض کیا آقا میری زبان عربی نہیں۔ میں دنیا کو کس طرح بات پہنچاؤں کہ میری بات ان کے باطن میں اتر جائے یہ بالکل اسی طرح کی درخواست تھی جیسے اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو بلایا جہاں اللہ کا نور چمک رہا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام کے اندر گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ گھبراؤ نہیں میں تیرا رب ہوں۔ غالب وحکمت والا ہوں قریب آجا۔ وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! تو فرعون کے پاس جا تجھے منصب رسالت پر فائز کیا جاتا ہے۔

اس ظالم کو پیغام سنادے کہ میں اللہ کا نبی ہوں اور بنی اسرائیل کو اس کی غلامی کی زنجیروں سے نجات دلا اور مصر کی سرزمین پر انقلاب بپا کر۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا باری تعالیٰ میری زبان میں طاقت نہیں، روانی نہیں میری زبان اتنی کھلتی نہیں کہ موثر اور بلیغ طریقے سے تیرا پیغام پہنچاؤ کہ اگلوں کے دل میں میری بات اتر جائے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو طاقت نسانی عطا فرمائی اور اپنے فیض الوہیت کے ساتھ نوازا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ. وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ. (طه، ۲۰: ۲۵، ۲۶)

’’(موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا: اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کشادہ فرما دے۔ اور میرا کارِ (رسالت) میرے لیے آسان فرما دے‘‘۔

اے میرے رب میرا سینہ کھول دے اور میرے لیے میرا کام جو تو نے مجھے سونپا ہے کہ فرعون کا تخت اُلٹ جائے اور بنی اسرائیل کو آزادی مل جائے۔ تیرا پیغام مصر کی سرزمین پر گونج اٹھے یہ کام بہت مشکل ہے آسان کردے۔ میری زبان کی جو لکنت ہے اس کو دور کردے تاکہ زبان میں روانی آجائے، پرتاثیر ہوجائے جو بات زبان سے کہوں بڑے سے بڑے کند دماغوں میں اتر کر ان کی روح تک پہنچ جائے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فیض الوہیت سے نوازا اور اپنے فیض سے آپؑ کے سینے کو منور کردیا اور آپ کی زبان کو پرتاثیر کردیا۔

اسی طرح جب حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالقادر کو حکم دیا کہ میرے دین کو زندہ کر اللہ کی مخلوق تک میرے دین کا پیغام پہنچا، دین کی دعوت پیش کر اور لوگوں کے احوال میں انقلاب پیدا کر اسی طرح آپ نے درخواست کی کہ آقا علیہ السلام میں عجمی ہوں میری زبان اتنی نہیں کھلتی۔ آقا ﷺ نے حکم دیا ہے تو اپنا فیض بھی عطا کردیں کہ میں بولوں تو لوگوں کی روحوں میں ہل چل مچ جائے۔ ان کے سینوں میں میری بات اتر جائے اور ان کے احوال بدلنے لگیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے سیدنا غوث الاعظمؓ کو اپنے قریب کیا۔ فرمایا اے عبدالقادر اپنا منہ کھولو آپؓ نے اپنا منہ مبارک کھولا حضور علیہ السلام نے سات مرتبہ اپنا لعاب دہن مبارک آپ کے منہ میں ڈالا اور جب فارغ ہوئے تو پھر سیدنا علی شیر خداؓ آگے بڑھے انہوں نے فرمایا: عبدالقادر پھر منہ کھولو۔ آپؓ نے چھ مرتبہ اپنا لعاب دہن منہ میں ڈالا حضور غوث پاک نے عرض کیا حضور علیہ السلام نے سات مرتبہ ڈالا ہے آپ نے ایک بار کم ڈالا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا میں یہ بے ادبی نہیں کرسکتا۔ عدد بھی حضور ﷺ کے برابر نہیں کرسکتا۔

ساری رات تسبیح پڑھتے رہیں لیکن اس سے چھوٹا سا چراغ بھی نہیں جلتا۔ جب تعلق بن جاتا ہے تو بندہ ایک بار اللہ کہے تو ستر بار اللہ کا جواب آتا ہے میرے بندے

اس سے پتہ چلا کہ سیدنا غوث الاعظمؓ کو نبوی ﷺ فیضان بھی عطا ہوا اور علویؓ فیضان بھی عطا ہوا۔ حضور غوث الاعظمؓ فرماتے ہیں کہ لعاب دہن رسول اللہ ﷺ اور حضرت علیؓ میرے اندر جانے کی دیر تھی کہ میرے سینے میں معرفت کے سمندر ابل پڑے اور ایسی زبان گویا ہوئی کہ پھر ایک مجلس میں سیدنا غوث الاعظمؓ وعظ فرماتے ستر ستر جنازے اٹھ جاتے۔ روحوں میں ہلچل مچ جاتی، ایک اضطراب پیدا ہوجاتا۔ حضور غوث الاعظمؓ نے ارشاد فرمایا:

قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله. (بحجة الاسرار)

حضور غوث پاک سے آپ کی اولاد نے پوچھا ابا جان کوئی وصیت فرمادیں تو آخری وصیت جو آپؓ نے فرمائی وہ آپؓ کی کتاب فتوح الغیب میں درج ہے۔ شریعت کے ظاہری احکام کی پابندی، تقویٰ اختیار کرنا، روزہ، حج، زکوٰۃ، حلال وحرام اور امر ونہی کی پابندی اسی کے اندر ولایت کا سارا راز ہے۔

میرا یہ قدم کائنات کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔

بعض نے اس دور کے اولیاء کرام سے پوچھا کہ آپؓ نے اتنی بڑی بات کیسے فرمائی؟ اولیاء کرام نے جواب دیا حضور غوث پاکؓ نے یہ بات اپنی طرف سے نہیں فرمائی جب وہ منبر پر کھڑے فرمارہے تھے انہیں رسول اللہ ﷺ کا حکم تھا کہ بیٹے عبدالقادر یہ کہہ دو کہ میرا قدم تیری گردن پر ہے اور تیرا قدم سب ولیوں کی گردن پر ہے۔

حضور غوث پاکؓ فیضان رسالت اور فیضان علی شیر خداؓ کے امین ہیں۔

اس دور میں حضور سیدنا غوث الاعظمؓ کے فیضان کے امین آپ کے بیٹے حضور قدوۃ الاولیاء سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی تھے۔ حضور غوث الاعظمؓ کے پردادا حضرت سیدنا علی نقیب الاشرافؓ تھے۔ حضرت غوث علی شاہ صاحب قلندر پانی پتی فرماتے ہیں کہ ہم لوگ مکہ معظّمہ حج کے لیے گئے۔ پہلے زمانوں میں اولیاء اللہ کا طریقہ تھا کہ وہ پوچھتے اس شہر میں کوئی اللہ والا ہے۔ اس سے ملاقات کے لیے جاتے اس میں عار محسوس نہ کرتے کہ میں ولی ہوکر ایک ولی کے پاس جارہا ہوں۔ حضور داتا گنج بخش علی ہجویریؒ عمر بھر سینکڑوں، ہزاروں اولیاء کرام کی مجلسوں اور صحبتوں میں جاتے۔ فیض لیتے فیض دیتے۔

پوچھا کوئی اللہ والا ہے کسی نے بتایا ہاں مکہ معظّمہ کے قریب پہاڑی پر ایک مجذوب ہے۔ آپ ان کے پاس گئے۔ وہ بڑے صاحب جلال درویش تھے سید محمد ان کا نام تھا۔ مولانا غوث علی شاہ صاحب پانی پتی فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے خاص انداز میں ان کو چھیڑا اور پوچھا کوئی رنگ تو دکھائیں اپنی جذب کا انہوں نے کہا کیسا رنگ دیکھنا چاہتے ہو؟ آپ نے فرمایا کوئی دکھائیں انہوں نے سامنے اس پہاڑ پر توجہ کی۔ اس پہاڑ کا بہت بڑا ٹکڑا آپ کی نگاہ سے ریزہ ریزہ ہوکر نیچے گر گیا۔ آپ نے پوچھا آپ نے یہ توجہ کہاں سے لی۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور غوث الاعظمؓ کی بارگاہ اور دربار کے سجادہ نشین سید محمود رزاقیؒ سے لی۔ مولانا غوث علی شاہ صاحب قلندر فرماتے ہیں کہ دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ ہم خود بھی جاکر زیارت کریں گے اور ان سے اکتساب فیض کریں گے۔ ہندوستان واپس آئے کچھ عرصہ کے بعد تیاری کرکے بغداد پہنچے جب بغداد شریف پہنچے تو سید محمود رزاقی وفات پاچکے تھے۔ ان کے بعد معلوم کیا اب حضور غوث پاک کا جانشین کون ہے؟ تو پتہ چلا حضرت سیدنا علی نقیب الاشراف غوث پاک کے جانشین ہیں۔ حضرت علی نقیب الاشراف حضور کے پردادا ہیں میں ان کے پاس گیا۔

حضرت مولانا غوث علی شاہ قلندر پانی پتی وہاں رہے۔ فرماتے ہیں: کچھ دنوں کے بعد میرے وفد کو واپس بھیج دیا۔ مجھے روک لیا۔ 6 مہینے تک میں ان کی صحبت میں رہا۔ فرماتے ہیں آپ نے توجہ دی جب رخصت کیا تو حضرت سیدنا علی نقیب الاشراف کی توجہ سے عالم یہ ہوگیا۔ دن رات جب نگاہ کرتا پانچ پانچ سو میل تک کشف رہتا تھا۔ ان کے صاحبزادے اور حضرت قدوۃ الاولیاء کے دادا سیدنا عبدالرحمٰن نقیب ہوئے۔ جب ان کا زمانہ آیا حضور سیدنا طاہر علاؤالدینؒ کے دادا کا حضرت شیخ عبدالرحمٰن کا، اس وقت کے اولیاء بیان کرتے ہیں روحانی طور پر حضور سیدنا غوث الاعظم تشریف لائے۔ فرمایا: بیٹا عبدالرحمٰن میں اپنے طریقہ ولایت کی تجدید کے لیے اپنی خلافت دیتا ہوں تو سیدنا غوث الاعظمؓ نے حضور کے دادا سیدنا عبدالرحمٰن کو اپنی خلقت ولایت دی پھر سے اپنے سلسلہ ولایت، طریقت اور روحانیت کا جانشین بناکر اس کی تجدید کی۔ حضور سیدنا شیخ عبدالرحمٰنؒ جنہیں روحانی طور پر سیدنا غوث الاعظمؓ نے براہ راست اپنی خلقت خلافت عطا کی۔ اس کے بعد صرف ایک پشت درمیان میں حضور کے والد گرامی کی

حضرت سیدنا محمود حسام الدین گیلانیؒ اور پھر ان کے امین سیدنا حضرت طاہر علاؤالدین الگیلانیؒ تھے۔ آپ کے دادا حضرت شیخ عبدالرحمٰنؒ کا اللہ کی بارگاہ میں محبوبیت کا یہ عالم تھا کہ ان کے زمانے میں بغداد شریف سے میاں بیوی آپ کی خدمت میں آئے۔ عرض کیا حضرت گھر میں بڑی غربت ہے کھانے کو کچھ نہیں کاروبار بیٹھ گیا ہے۔ حالات دگرگوں ہیں۔ کوئی تعویذ دے دیں ہمارے لیے دعا کریں۔ آپ مسکرائے مزاحاً فرمایا: اچھا تمہیں تعویذ بنا کر دیتا ہوں بولو: ہمیں کیا دو گے انہوں نے کہا جو فرمائیں گے، دیں گے۔ فرمایا تم تو کہہ رہے ہو تمہارے پاس تو کچھ نہیں۔ کہنے لگے ہمارے پاس ایک مرغی ہے۔ وہ مرغی دے دیں گے۔ فرمایا مرغی لے آؤ مرغی منگوالی۔ حکم دیا اس کو لنگر میں ڈال کر کھلا دو۔ ایک کاغذ منگوایا اس پر تعویذ لکھ دیا اور شرط لگادی اس کو کھولنا نہیں۔ مہینوں میں دیکھتے ہی دیکھتے انقلاب آ گیا۔ وہ گھرانہ جو غریب ترین محلّہ میں تھا وہ محلے کا امیر ترین گھرانہ بن گیا۔ اللہ نے رزق کے دروازے کھول دیئے۔ علاقے کے اردگرد کے جو پیر تھے وہ پریشان ہوگئے یہ کون سا تعویذ بڑے پیروں سے لے آئے ہیں کہ مہینوں میں انقلاب آ گیا ہے اس تعویذ کا ہمیں بھی پتہ چلنا چاہئے تاکہ ہماری دکان بھی چل پڑے۔ پیچھے پڑھ گئے یہ تعویذ کہیں سے چرا کر پڑھنا چاہئے۔ بڑی کوششیں ہونے لگیں بڑے بڑے پیروں کے حملے ہونے لگے، پڑھیں تو سہی اس میں لکھا کیا ہے؟ بالآخر بی بی کو ورغلایا گیا کہ آپ کا کام تو بن گیا ہمیں پڑھنے کو دے دیں۔ کسی سبیل سے تعویذ لے لیا اور کھولا کہ پڑھنے کے لیے کون سی آیت اور دعا ہے کونسا مبارک کلمہ لکھا ہے۔

غوث پاک کا خاندان محبوبوں کا خاندان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی باتیں پیار سے منواتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جو میرے ناز پر قسم کھاتے ہیں تو ان کے کہنے کو اپنی تقدیر بنا دیتا ہوں لوگوں نے جب تعویذ کھولا اس پر لکھا تھا اے باری تعالیٰ مرغی میں نے لے لی ہے تیری مرضی ان کا کام کر یا نہ کر۔ محلے کے پیروں نے پڑھا تو سمجھ میں نہ آیا کہ یہ کیا ہے؟ اب ہم کیا لکھیں کیا نہ لکھیں مگر یہ بات سمجھ میں نہ آئی کہ بات تو اس تعلق میں ہے جو مولا کی ذات سے ہے جب تعلق بن جاتا ہے تو معاملہ ہی کچھ اور ہوجاتا ہے۔ اگر ساری رات کھڑے رہیں، عبادتیں کرتے رہیں، ساری رات تسبیح پڑھتے رہیں لیکن اس سے چھوٹا سا چراغ بھی نہیں چلتا۔ جب تعلق بن جاتا ہے تو بندہ ایک بار اللہ کہے تو ستر بار اللہ کا جواب آ تا ہے میرے بندے۔

مگر طریقت اور تصوف میں حضور غوث الاعظمؒ کا مدار شریعت پر ہے۔ حضور غوث پاک سے آپ کی اولاد نے پوچھا ابا جان کوئی وصیت فرمادیں تو آخری وصیت جو آپؒ نے فرمائی وہ آپؒ کی کتاب فتوح الغیب میں درج ہے۔ شریعت کے ظاہری احکام کی پابندی، تقویٰ اختیار کرنا، روزہ، حج، زکوٰۃ، حلال وحرام اور امر و نہی کی پابندی اسی کے اندر ولایت کا سارا راز ہے۔

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سیدنا طاہر علاؤالدین کی زندگی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں:

1967 یا 1968ء کے زمانے کی بات ہے قدوۃ الاولیاء طاہر علاؤالدین کی بارگاہ میں، میں اکیلا تھا اس وقت میں طالب علم تھا مجھے ڈاکٹر صاحب کہہ کر پکارتے۔ ایک دن میں نے عرض کیا حضور میں کس چیز کا ڈاکٹر ہوں ابھی نہ پی ایچ ڈی ہوں، ڈاکٹر کیسے بن گیا۔ فرمانے لگے آج ہمارا کاتب نہیں ہے ہم آپ کو تکلیف دیتے ہیں میں نے عرض کیا حضور فرمائیں۔ حضور فرمانے لگے ہمارے کچھ خط لکھ دو میں نے عرض کیا حضور اس سے بڑھ کر کیا خوش قسمتی ہوسکتی ہے ان خطوں میں سے ایک خط آیا کسی نے لکھا تھا کہ ایک شخص ولایت کا دعویٰ کرتا ہے، اپنی کرامتیں بیان کرتا ہے، کہتا ہے کہ میں ولی ہوں۔ میرے فلاں فلاں کمالات ہیں مگر شریعت کی پابندی نہیں کرتا اسکے بارے میں کیا حکم ہے؟ حضور نے مجھے فرمایا: طاہر لکھو! جو شخص چاہے جتنے کمال رکھے مگر شریعت محمدی ﷺ کا پابند نہیں ہے تو لکھو وہ شیطان ہے، شیطان ہے شیطان ہے۔ اس کا شریعت اور ولایت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

شریعت، روحانیت، تصوف اور ولایت کی راہ پر چلنے کا ہمارے مرشد نے سبق دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر زندہ رکھے اور اسی پر موت دے۔

☆☆☆☆☆

حضرت سیدنا غوث الاعظمؒ نے قطبیت اور مجددیت کا نکتہ کمال پایا

غوث اعظمؒ درمیان اولیاء .... چوں محمدﷺ درمیان انبیاء

نورالزماں نوری

حضور سیدنا غوث اعظم الشیخ عبدالقادر جیلانی حسنی وحسینیؒ کا ولایت و روحانیت میں مرتبہ و مقام اس قدر بلند ہے کہ آپ مرکز دائرہ قطبیت اور محور مرتبہ غوثیت ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مظہر شان نبوت اور مصدر فیضان ولایت بنایا ہے۔ ہر سلسلہ تصوف کے مشائخ نے آپ سے روحانی فیض حاصل کیا اور آپ کے مقام و مرتبہ کی عظمت تسلیم کی۔ آپؒ نے قطبیت اور مجددیت دونوں میں نقطہ کمال پایا۔

تمام اولیاء کرام اور اہل کشف و وجدان کا اس امر پر اتفاق ہے کہ حضور نبی اکرمﷺ کی امت میں صحابہ کرامؓ اور ائمہ اہل بیت کے بعد آپ کا مقام و مرتبہ مسلمہ ہے۔ گویا امت کے اولیاء و عرفاء میں آپ کا وہی مقام و مرتبہ ہے جو سیدالمرسلین خاتم النبیین حضورﷺ کا انبیاء و رسل میں ہے۔

غوث اعظم درمیانِ اولیاء
چوں محمد درمیان انبیاء

یعنی

محمد کا رسولوں میں ہے جیسے مرتبہ اعلیٰ
ہے افضل اولیاء میں یونہی رتبہ غوث اعظم کا

حضورﷺ نبیوں کے تاجدار اور آپ ولیوں کے تاجدار ہیں۔ سرکار دو عالمﷺ کی نبوت بے مثال اور آپ کی ولایت باکمال۔ سیدالانبیاءﷺ کے معجزات بے شمار اور آپؒ کی کرامات بے شمار۔ حضورﷺ کے امتیوں کی تعداد سب سے زیادہ اور آپؒ کے مریدوں کی تعداد سب سے زیادہ۔ حضورﷺ کا کمال، خدا کا کمال اور آپؒ کا کمال، مصطفیٰ کا کمال، حضورﷺ کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے اور آپ کو دیکھ کر مصطفیٰﷺ یاد آتا ہے۔

بقول اعلیٰ حضرتؒ

غوث اعظم امام التقی والنقی
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

حضور سیدنا غوث اعظمؒ فیضان محمدیہ اور فیضان علویہ دونوں کے امین و قسیم ہیں۔ آپ کے منہ میں سیدالانبیاءﷺ اور حضرت علی شیر خداؓ دونوں کے لعاب دہن ڈالنے کا واقعہ معروف ہے جسے علامہ محمود آلوسی نے اپنی تفسیر روح المعانی میں بھی رقم کیا ہے۔

آپؒ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرمﷺ میرے پاس عالم روحانیت میں تشریف لائے اور فرمایا: بیٹا وعظ کیا کرو اور لوگوں کو رشد و ہدایت کا سامان مہیا کرو۔ میں نے عرض کی کہ آقا میں عجمی ہوں میری زبان میں وہ فصاحت و بلاغت نہیں کہ حضورﷺ نے ارشاد فرمای: بیٹا منہ کھولو میں نے منہ کھولا۔ آپﷺ نے سات مرتبہ لعاب مبارک میرے دہن میں ڈالا۔ لعاب دہن سے میرا سینہ منور ہوگیا اور اسرار و رموز سے میرا سینہ گنجینہ بن گیا۔ بعد میں حضرت علی المرتضیٰؓ تشریف لائے۔ آپ

نے فرمایا! بیٹا منہ کھولو۔ میں نے منہ کھولا تو آپؓ نے 6مرتبہ لعاب دہن ڈالا۔ میں نے پوچھا حضور نبی اکرمﷺ نے سات مرتبہ لعاب دہن ڈالا آپ نے 6 مرتبہ کم کیوں ڈالا۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا: سرکارِ دو عالمﷺ کے ادب کی وجہ سے۔

حضور سیدنا غوث اعظمؓ فیضان محمدیہ اور فیضان علویہ دونوں کے امین وقسیم ہیں

اس طرح لعاب مصطفوی اور لعاب مرتضوی سے آپ کے لیے والدین و روحانیت کے سارے ابواب کھل گئے۔ اس فیض رسانی سے سینہ اقدس پر ولایت اور معرفت کے چشمے ابلنے لگے اور زبان اقدس سے معارف اللہ کے چشمے پھوٹنے لگے۔ آپ کے خطابات و مواعظ کی تاثیر کا یہ عالم تھا کہ آپ نے ایک ایک اجتماع اور وعظ میں ستر، ستر ہزار افراد شریک ہوتے۔ خطاب سے لوگوں کے دلوں کی کائنات بدلتی۔ گمراہ لوگ ہدایت کی راہ پر گامزن ہوتے۔ تاثیر کا یہ عالم تھا کہ بعض اوقات ایک ایک مجلس وعظ سے ستر، ستر جنازے اٹھتے۔ یہاں تک کہ امراء وخلفاء اگر غلط کام کرتے تو انہیں بھی برسرِ منبر درست ہونے کا ارشاد فرماتے اور انہیں انجام بد سے آگاہ کرتے۔ ایک دفعہ ایک حکمران کو ان الفاظ میں عوام پر ظلم سے روکا! اے اظلم الظالمین کل احکم الحاکمین کو کیا جواب دو گے۔ آپؓ کو بارگاہ الہ سے مقام محبوبیت نصیب تھا۔ آپ مستجاب الدعوات تھے۔ آپ کی دعا سے تقدیر مبرم بھی بدل جاتی تھی۔آپ سے کئی کرامات الٰہی ظہور ہوتیں جو صرف مقام محبوبیت سے متعلق ہیں جس کی چند مثالیں یہ ہیں:

شہر بغداد میں دوران خطاب بارش کو روک لیا۔
آپ کی مجلس میں محدث ابن جوزی پر وجد طاری ہونا۔ آپ کے قم باذنی کہنے سے مردوں کا زندہ ہوجانا۔ دوران درس مریدوں کے جہاز ڈوبنے پر ان کا المدد یاغوث اعظم المدد سے آپ کا جہاز کو گرداب سے نکالنا۔ آپکے ارشاد کے وسیلہ سے شیخ مجدد الف ثانی کی دعا کا قبول ہوکر شیخ طاہر لاہوری کی شقاوت کا سعادت میں بدلنا۔ ہزاروں اولیاء کا آپ کے ارشاد **قدمی ھذہ علی رقبہ کل ولی اللہ** سن کر اپنی گردنوں کا جھکا دینا۔

آپؓ کے فیوضات کا عالم یہ ہے کہ تصوف کے جملہ سلاسل وطرق آپ سے برابر فیض پا رہے ہیں۔ ہر سلسلہ و طریقہ کے بانیان واکابرین نے آپ سے فیوضات حاصل ہے۔ سلسلہ چشتیہ کے خواجہ خواجگان سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے بھی آپ سے براہ راست فیض پایا۔ جس وقت غوث اعظمؓ نے بغداد کی جامع مسجد میں اذن الٰہی سے یہ ارشاد فرمایا: قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ (میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے) تو اس وقت آپ خراسان کے پہاڑوں پر محو عبادت ہے۔ آپ نے ارشاد تسلیم کرنے میں مراقبہ کی حالت میں اپنا سر جھکایا اور کہا: **قدماک علی عینی وراسی** (آپ کے دونوں قدم میرے سر پر بھی اور آنکھوں پر بھی) حضور غوث پاک نے خواہ معین الدین چشتی کی اس تواضع پر انہیں فیض سے مالا مال کیا اور آپ کو سلطان الہند بنادیا۔ برصغیر پاک و ہند میں آپ کا سلسلہ کثرت سے پھیلا۔ لاکھوں سینوں کو ایمان کی دولت ملی۔

سلسلہ نقشبندیہ کے بانی غوث الزماں حضرت سیدنا خواجہ بہاؤالدین نقشبند شاہ بخاراس۔ ان کا زمانہ حضور غوث اعظم سے ڈیڑھ دو سو سال بعد کا ہے مگر جب آپ بیٹھتے تھے تو بغداد شریف کی طرف متوجہ ہوتے۔ آپ نے انہیں براہ راست روحانی فیض عطا کیا۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضور غوث پاک کے جملہ فیوضات کی نہریں رواں ہوگئیں۔ مقام غوث اعظم کے بعد شاہ نقشبند کا یہ معروف زمانہ شعر اس تعلق پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔

بادشاہِ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است
سرورِ اولاد آدم، شاہ عبدالقادر است

آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم
نور قلب از نور اعظم شاہ عبدالقادر است

سلسلہ سہروردیہ کے بانی و شیخ خواجہ شیخ شہاب الدین سہروردی نے بھی براہ راست فیضان غوث اعظم سے فیض پایا۔ آپ کے چچا شیخ نجیب سہروردی حضور غوث اعظم کی بارگاہ میں حاضری دیا کرتے تھے۔ شیخ شہاب الدین سہروردی نے چھوٹی عمر میں تمام علوم وفنون، معقولات ومنقولات اور دوسرے جملہ علوم پر عبور حاصل کرلیا تھا۔ ایک دفعہ آپ کے چچا آپ کو لے کر بارگاہ غوث اعظم میں لے کر حاضر ہوئے اور کہا میرے بیٹے کو علم منطق و فلسفہ اور کلام سے بڑا شغف ہے میں انہیں معارف و اسرار الٰہیہ کی طرف لانا چاہتا ہوں توجہ فرمائیں۔ حضور غوث اعظم نے ان سے منطق و فلسفہ اور کلام کے کچھ سوالات کئے۔ انہوں نے سبھی کے جواب دے دیئے پھر الشیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اپنا دست مبارک ان کے سینے پر پھیرا پھر سوال کئے تو وہ فلسفہ و کلام بھول گئے سب کچھ مٹ گیا۔ پھر ہاتھ پھیرا اور توجہ کی تو ظاہری علوم وفنون اور معرفت الٰہیہ اور اسرار الٰہیہ کے سارے معارف ان کے سینے پر نقش کردیئے۔ اس طرح سلسلہ سہروردیہ میں فیضان غوثیہ کی نہریں جاری ہوئیں۔ پاک و ہند کے بہت بڑے شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی اسی سلسلہ کے اکابرین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی مشہور زمانہ منقبت مقام غوثیت کو منکشف کرتی ہے جس میں سے

سگ درگاہ میراں شوچوں خواب قرب ربانی
کہ بر شبراں شرف دارد سگ درگاہ جیلانی
امیرے دستگیرے غوث اعظم قطب ربانی
حبیب سید عالم زہے محبوب سبحانی

اسی طرح سلسلہ رفاعیہ اور دیگر سلاسل وطرق میں بالواسطہ یا بلاواسطہ آپ کے فیض رواں ہے۔ ہر دور میں آپ کی روحانیت سے فیض پانے والے اور زمانے کے احوال بدلنے والے نفوس قدسیہ موجود رہے۔ آپ کا فیض ابدالآباد تک رہے گا۔ اعلیٰ حضرت آپ کی عالمگیر ولایت اور اس کے فیوضات کے متعلق یوں گویا ہیں:

راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدام
باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا
مزرع حیثیت و بخارا و عراق و اجمیر
کون سی کشت یہ برسا نہیں جھالا نہر

تصوف پر آپ کی مشہور کتاب غنیۃ الطالبین میں آپ فرماتے ہیں:

توبہ چار نشانیوں سے پہچانی جاتی ہے:

۱۔ زبان غیبت و چغلی اور جھوٹ سے محفوظ ہو۔
۲۔ طرف سے دل میں حسد و عداوت نہ رہے برے لوگوں کی صحبت سے قطعی تعلق ہوجائے۔
۳۔ ایسی چیزوں پر ہیشگی کی جائے جن سے توبہ کی طرف زیادہ سے زیادہ رغبت ہو۔
۴۔ چوتھی نشانی یہ ہے کہ انسان ہمہ وقت موت کے لیے تیار رہے گناہوں پر شرمسار رہے حق تعالیٰ سے مغفرت مانگتا رہے اور پروردگار عالم کی فرمانبرداری میں سرگرم عمل رہے۔

آج کے دور زوال و انحطاط میں تحریک منہاج القرآن بھی قدوۃ الاولیاء شہزادہ غوث الوریٰ حضرت پیر سیدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانیؒ کی سرپرستی میں احیاء اسلام اور تجدید و احیاء ملت کی منزل کی طرف گامزن ہیں۔ تحریک منہاج القرآن کے ذریعے پوری دنیا میں فیوضات غوثیہ جاری و ساری ہیں۔ حضور قدوۃ الاولیاء اس تحریک کے روحانی سرپرست ہیں۔ آپ کی توجہات کی برکت ہی سے یہ مشن اور تحریک پوری دنیا میں اقامت دین اور احیاء اسلام کے سارے کام کررہی ہے۔

☆☆☆☆☆

انسانی حقوق کا عالمی دن

اسلام والدین کے حقوق پر سب سے زیادہ زور دیتا ہے

مثالی معاشرے کے قیام کے لیے اولاد اور والدین کے مابین مثالی رشتہ ناگزیر ہے

افسوس والدین اور اولاد کے مابین تعلقات اسلامی تعلیمات کے مطابق نہیں رہے

بصیرت بی بی

اسلام دین رحمت ہے اس میں جہاں عبادات کا جامع تصور موجود ہے وہیں معاملات کی اہمیت بھی بہت زیادہ ہے۔ معاملات میں حقوق فرائض شامل ہیں۔ دنیا بھر میں 10 دسمبر انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع پر منایا جاتا ہے جس کا مقصد انسانی حقوق کی اہمیت اجاگر کرنا ہے مگر افسوس کا مقام یہ ہے کہ واضح قوانین کے باوجود انسانی حقوق کی پامالی میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ انسانی حقوق میں والدین کا مقام سب سے قابل احترام ہے چاہے مغربی معاشرہ ہو یا اسلامی والدین کے حقوق کو پورا کرنے پر زور دیتا ہے مگر موجودہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ دونوں معاشروں میں دن بدن والدین کے ساتھ بدسلوکی کے واقعات تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔

پاکستانی معاشرے میں بھی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ والدین اور اولاد کے تعلقات مغربی معاشرے کے زیرِ اثر تلخیوں کا شکار ہو چکے ہیں۔ وہ شیلٹر ہومز جو مغرب میں نظر آتے تھے وہ اب پاکستانی معاشرے میں موجود ہیں اور ان ماں باپ کے لیے جن کو اولاد کی طرف سے ناروا سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان کے لیے شیلٹر ہومز کے قیام میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ پاکستانی معاشرے میں والدین اور اولاد کے تعلقات اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ نہیں رہے۔

ذیل میں لاہور میں واقع ایک شیلٹر ہوم میں چند ایسے ہی والدین سے گفتگو کی گئی جو اپنی اولاد کے ناروا سلوک کا شکار ہوئے۔ یہ گفتگو درج ذیل ہے:

سلطانہ بیگم: میرا تعلق لاہور سے ہے اور میں 5 سال سے ادارہ عافیت میں رہ رہی ہوں شوہر کی وفات ہوگئی ہے اور بچے نافرمان ہیں اس لیے انہوں نے گھر سے نکال دیا ہے جبکہ میں بیمار بھی ہوں مجھے ہارٹ کا مسئلہ ہے جس کی وجہ سے مجھے بولنے میں بھی مشکل ہوتی ہے۔ میری اولاد میری دیکھ بھال نہیں کرتی اس لیے میں یہاں رہنے پر مجبور ہوں۔

روبینہ بی بی: میں لاہور سے ہوں 4 سال سے یہاں رہ رہی ہوں میرے بچے امریکہ میں رہتے ہیں انہوں نے ہم دونوں میاں بیوی کی دیکھ بھال سے انکار کر دیا ہے۔ اس لیے مجبوراً ہم میاں بیوی کو اس شیلٹر ہوم میں آنا پڑا۔

جاوید اختر: میں سکھر کا رہنے والا ہوں اور 26 سال سے یہاں مقیم ہوں بیوی وفات پا چکی ہے بچے نافرمان ہیں میری دیکھ بھال اور اخراجات اٹھانے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لیے میں یہاں آ گیا ہوں کہ چلو اللہ کا شکر ہے یہاں کھانا کھانے کو ملتا ہے اور اولاد کی طعنہ زنی بھی نہیں سننی پڑتی۔

میاں شیراز: میں پہلے دبئی میں رہتا تھا جبکہ میرے بچے ابھی بھی دبئی میں رہتے ہیں اولاد کی نافرمانی کی وجہ سے یہاں آ گیا ہوں میں اپنا دکھ کسی سے کہنا پسند نہیں کرتا مگر اولاد کی نافرمانی مجھے اکثر دکھی کر دیتی ہے۔

درج بالا والدین کے علاوہ سینکڑوں ماں، باپ شیلٹر ہومز میں اپنی اولاد کے ناروا سلوک کا شکار ہو کر رہنے پر مجبور

ہیں۔ یہ ہمارے معاشرے کا انتہائی المناک پہلو ہے اسلام نے تو والدین کا رتبہ سب سے بلند قرار دیا۔قرآن پاک میں ارشادفرمایا:

وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا. (النساء،۴: ۳۶)

اسلام نے بتایا ہے کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا حقیقی مسلمان ہے اور وہ ان کے ساتھ خوش معاملگی سے پیش آتا ہے والدین کے ساتھ حسن سلوک ان جلیل القدر کاموں اورعظیم کاموں میں سے ہے۔جس کی اسلام نے ترغیب دی ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا.

”دیکھیے ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر کس طرح فضیلت دے رکھی ہے، اور یقیناً آخرت (دنیا کے مقابلہ میں) درجات کے لحاظ سے (بھی) بہت بڑی ہے اورفضیلت کے لحاظ سے (بھی) بہت بڑی ہے“۔ (بنی اسرائیل،۱۷: ۲۱)

دوسری جگہ ارشادفرمایا:

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا.

”اور آپ کے رب نے حکم فرما دیا ہے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کیا کرو، اگرتمہارے سامنے دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کوپہنچ جائیں تو انہیں ’اُف‘ بھی نہ کہنا اور انہیں جھڑکنا بھی نہیں اور ان دونوں کے ساتھ بڑے ادب سے بات کیا کرو“۔ (بنی اسرائیل،۱۷: ۲۳)

مزید ارشادفرمایا:

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ. وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. (لقمان، ۳۱: ۱۴، ۱۵)

”اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں (نیکی کا) تاکیدی حکم فرمایا، جسے اس کی ماں تکلیف پر تکلیف کی حالت میں (اپنے پیٹ میں) برداشت کرتی رہی اور جس کا دودھ چھوٹنا بھی دو سال میں ہے (اسے یہ حکم دیا) کہ تو میرا (بھی) شکر ادا کر اور اپنے والدین کا بھی۔ (تجھے) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کی کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھہرائے جس (کی حقیقت) کا تجھے کچھ علم نہیں ہے تو ان کی اطاعت نہ کرنا، اور دنیا (کے کاموں) میں ان کا اچھے طریقے سے ساتھ دینا، اور (عقیدہ و امورِ آخرت میں) اس شخص کی پیروی کرنا جس نے میری طرف توبہ و طاعت کا سلوک اختیار کیا۔ پھر میری ہی طرف تمہیں پلٹ کر آنا ہے تو میں تمہیں ان کاموں سے باخبر کر دوں گا جو تم کرتے رہے تھے“۔

ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ والدین کی خدمت کرنی چاہئے اور ان کی نافرمانی سے بچنا چاہئے۔حضورﷺ نے والدین کی خدمت کرنے پر بہت زور دیا ہے۔حضورﷺ نے فرمایا کہ

الجنت تحت اقدام الامهات.

”جنت ماں کے قدموں تلے ہے“۔

(شعب الایمان، رقم الحدیث۷۰۳۷،ص۱۳۲)

ایک شخص حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسولﷺ میرے اچھے برتاؤ کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے تو رسولﷺ نے فرمایا کہ تمہاری ماں۔ اس شخص نے کہا پھر پوچھا؟ فرمایا تمہاری ماں اس شخص نے کہا، پھر فرمایا تمہاری ماں اس شخص نے کہا پھر فرمایا تمہارا باپ۔

(الجامع الصحیح للبخاری، کتاب البر والصلة والادب، باب برالوالدین، رقم۵۹۷۱،ص۱۱۸۶)

صحابہ اور تابعین کا کردار:

ایک شخص نے سعید بن المسیبؓ سے عرض کیا۔ جس آیت میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا اسے

میں سمجھ گیا ہوں مگر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا. (بنی اسرائیل،۱۷: ۲۳)

سمجھ میں نہیں آیا ہے کہ قول کرم (نیک بات) کا کیا مطلب ہے؟ حضرت سعید نے جواب دیا اس کا مطلب ہے کہ ان سے اس طرح بات کرو جس طرح غلام اپنے آقا سے کرتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ان سے اس طرح بات کرو جس طرح غلام اپنے آقا سے کرتا ہے یہ بات انہوں نے دو مرتبہ دہرائی۔

حضرت اویس قرنی کا اپنی والدہ کی خدمت کا واقعہ:

امیرالمومنین حضرت سیدنا عمر بن خطابؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

ان خير التابعين رجل يقال له اويس وله والدة وكان به بياض فمروة فليستغفرلكم.

''بہتر تابعین میں سے ایک شخص ہے جس کو اویس قرنی کہتے ہیں اس کی ماں ہے اور اس کو (اویس قرنی) ایک سفیدی تھی تم اس کو کہنا کہ تمہارے لیے دعا کرے''۔

حضرت سعید بن ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے اپنے والد گرامی سے سنا وہ فرماتے ہیں۔

شهد ابن عمر رجل يمانيا يطوف بالبيت حمل امه وراه ظهره بقول.

حضرت عبداللہ بن عمر نے ایک یمنی آدمی کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کررہا ہے اور اپنی پیٹھ پر اپنی والدہ محترمہ کو اٹھائے ہوئے ہے اور یہ شعر پڑھتا جاتا ہے:

انی لها بعرها المذلل

ان اذ عرت ركابها لم اذعر

میں اس کے لیے سواری کا اونٹ ہوں جب سواروں کو ڈرایا جائے تو میں ڈرتا نہیں۔

پھر اس نے کہا اے عبداللہ بن عمرؓ کیا آپ دیکھتے ہیں کہ میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا؟ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ارشاد فرمایا نہیں اے میرے پیارے دوست تو کس غلط فہمی میں مبتلا ہے تیری والدہ نے تقریباً نو ماہ تک تجھے اپنے پیٹ میں رکھا اور قدم قدم پر آہیں بھرتی رہی ابھی تو ایک آہ کا حق بھی ادا نہیں ہوا۔ پھر عبداللہ بن عمرؓ طواف میں مصروف ہوگئے اور مقام ابراہیم پر دو رکعتیں ادا فرمائیں اور پھر فرمایا! اے ابن موسیٰ مقام ابراہیم پر دو رکعتیں اس سے قبل کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہیں۔

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ انسان جتنی بھی کوشش کرلے اپنے والدین کا حق ادا نہیں کرسکتا خواہ ساری عمر بھی ان کی خدمت میں لگا رہے۔

والدین کی نافرمانی کرنے والے کے لیے وعید:

وعن ابوبكرة قال قال رسول الله ﷺ كل الذنوب يغفر الله منها ماشاء الله الاعقوق والدين فانه يعجل لصاحبه فى الحيوة قبل الممات.

''اور حضرت ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شرک کے علاوہ تمام گناہ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان میں جس قدر چاہتا ہے معاف فرما دیتا ہے مگر نافرمانی کے گناہ کو نہیں بخشتا بلکہ اللہ تعالیٰ نافرمانی کرنے والے کو موت سے پہلے اس کی زندگی میں جلد سزا دیتا ہے''۔

مطلب یہ ہے کہ جو شخص ماں باپ کی نافرمانی کرتا ہے اسے اپنے اس گناہ کی سزا اپنی موت سے پہلے اسی زندگی میں بھگتنی پڑتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس دنیا کی زندگی کا تعلق ماں باپ سے ہو یعنی جو والدین اپنی اولاد کی طرف سے نافرمانی کا دکھ سہتے ہیں اپنی زندگی میں اس اولاد کو اپنے گناہ کی نافرمانی کی سزا بھگتتے دیکھ لیتے ہیں۔ تاہم دونوں صورتوں میں آخرت کا عذاب بدستور باقی رہتا ہے کہ نافرمان اولاد محض اس دنیا میں سزا نہیں پائے گی بلکہ آخرت میں بھی عذاب کی مستوجب ہوگی۔

درج بالا آیات واحادیث والدین کے مقام کو سمجھنے کے لیے کافی ہیں۔ لہذا ہر مسلمان والدین کے حقوق کی بجا آوری میں اپنے آپ کو جوابدہ تصور کرتے ہوئے ان احکامات پر عمل پیرا ہو۔

☆☆☆☆☆

آثارِ قلم

اسلام کے ورلڈ آرڈر میں حیوانوں کے حقوق بھی متعین کیے گئے ہیں

اسلام جملہ شعبہ ہائے حیات میں اعتدال اور توازن کا درس دیتا ہے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی کتاب ''اسلام میں انسانی حقوق'' سے اقتباسات

مرتب: ماریہ عروج

کتاب کا عنوان:

انسانی حقوق دور جدید کا اہم ترین موضوع ہے۔ موجودہ دور میں تہذیبوں کی جانچ کا پیمانہ انسانی حقوق کو قرار دیا جاتا ہے لیکن صد افسوس کہ حقوق کے نعرے لگانے والے خود انسانی تقدس کی پامالی کرتے ہیں۔ جتنے بھی ورلڈ آرڈر آئے، اگر ان کا بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو ہر کسی کا مقصد سپر پاور بن کر دنیا پر قبضہ کرنا تھا اور اس کی کوششیں بھی ہوتی رہیں۔ پوری دنیا پر قبضہ کی خواہش رکھنے والے انسانی حقوق تو درکنار انسانیت کے معیار سے بھی گر گئے ہیں۔ دور جدید میں انسانی حقوق کی اصطلاح کے استعمال کے حوالے سے اس کتاب میں درج ہے:

انسانی حقوق بنی نوع انسان کے حقوق اور آزادیوں سے عبارت ہیں اصطلاحی طور پر انسانی حقوق کا استعمال نسبتاً نیا ہے اور یہ دوسری جنگ عظیم اور 1945ء میں اقوام متحدہ کی تاسیس سے متداول ہے۔ یہ اصطلاح فطری حقوق کے متبادل کے طور پر وجود میں آئی جو اس بناء پر متنازعہ فیہ بن گئی کہ آدمیوں کے حقوق کی مترادف اصطلاح کا اطلاق عالمی سطح پر عورتوں کے حقوق پر نہیں ہوسکتا تھا لہٰذا یہ زیادہ دیر تک رائج نہ رہ سکی۔

(اسلام میں انسانی حقوق، ص:83)

اس کے برعکس اسلام نے جو ورلڈ آرڈر دیا، اس نے نہ صرف حقوق کا تفصیلی تعارف کرایا بلکہ ریاست مدینہ میں حقوق انسانی کی پاسداری کی اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔

ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ کی سماجی سرگرمیوں میں نمایاں ترین ابتدائی سرگرمی حقوق انسانی کے لیے جدوجہد ہی نظر آتی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی پیغمبرانہ جدوجہد اور آپ کا عطا کردہ اسلامی قانون معاشرت ومملکت اپنی روح کے لحاظ سے حقوق انسانی کے تحفظ کا ضامن ہے۔ زیر مطالعہ کتاب میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اسلام کے اسی زریں پہلو کے مختلف گوشوں پر بحث کی ہے۔

اس کتاب کے چار حصے ہیں۔ حصہ اول میں تین ابواب ہیں۔ ان ابواب میں اسلام میں انسانی حقوق کا بنیادی تصور بیان کرتے ہوئے اسلام اور مغربی تصور حقوق کا تقابل کیا گیا ہے۔ حصہ دوم بنیادی انسانی حقوق کو محیط ہے۔ حصہ سوم میں انسانی حقوق کے عالمی چارٹر خطبہ حجۃ الوداع کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے جبکہ حصہ چہارم میں انسانی حقوق سے معلق دیگر دستاویزات کا تذکرہ ہے۔ ان دستاویزات میں میثاق مدینہ، خطبہ حجۃ الوداع اور خطبہ فتح مکہ شامل ہیں۔

اہمیت کتاب:

آج جب عالمی سطح پر اسلام کے دامن کو انسانی حقوق جیسے تصورات سے عاری تصور کیا جارہا ہے، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اسلام کے اس پہلو کو دلائل و براہین سے واضح کیا۔ آپ کی اس تصنیف میں حقوق انسانی کے فکری، نظری اور قانونی وعملی پہلوؤں کا جامع احاطہ کرکے اس امر کو پایہ

ثبوت تک پہنچا دیا گیا کہ اسلام نہ صرف حقوق اسلامی کی عملی جدوجہد کا پیش رو ہے بلکہ انسانی حقوق کی مستحکم فکری ونظری اساس بھی فراہم کرتا ہے۔ اس اساس پر انسانی تکریم کی وہ عمارت کھڑی کی جاسکتی ہے جو پائیدار ہو اور کمزور طبقات کے استحصال کے امکانات کو بھی مسدود کرتی ہو۔ اسلام میں حقوق کی بنیاد تکریم بنی آدم سے رکھی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ ۔ (بنی اسرائیل، ۱۷:۷۰)

''اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی''۔

اس کتاب کے دیباچہ میں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری رقمطراز ہیں:

اسلام میں انسانی حقوق اور شہری آزادیوں کی جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی عطا کردہ ہیں واضح طور پر متعین کیا گیا ہے اور یہ مقدس اور ناقابل تنسیخ ہیں۔ ان حقوق کو کسی طرح اور چاہے کوئی بھی حالات ہوں نہ تو واپس لیا جاسکتا ہے اور نہ ہی ان میں کوئی تبدیلی، ترمیم یا تخفیف کی جاسکتی ہے اور نہ ہی انہیں معطل کیا جاسکتا ہے۔ کوئی بادشاہ، سربراہ ریاست، حاکم اعلیٰ یا مقننہ ان حقوق کو پامال کرنے کی مجاز نہیں۔ تاہم اسلامی ریاستوں کے قانون ساز اداروں کو یہ اختیارات حاصل ہیں کہ وہ تبدیل شدہ اقتصادی، معاشرتی حالات کے پیش نظر تفویض شدہ حقوق میں مزید اضافہ کرسکیں بشرطیکہ اضافہ شدہ حقوق قرآن وسنت کے احکام کے منافی نہ ہوں۔ اسلام کے عطا کردہ حقوق عالمگیر نوعیت کے ہیں اور وہ کسی ریاست کے شہریوں تک محدود نہیں۔ دنیا بھر کے مسلمان اور غیرمسلم شہری بلا امتیاز ان سے مستفید ہوسکتے ہیں۔ (اسلام میں انسانی حقوق، ص:45)

کتاب کا خلاصہ:

اسلام جملہ شعبہ ہائے حیات میں اعتدال اور توازن کا درس دیتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے عطا کردہ انسانی حقوق بھی اسی روح سے مملو ہیں۔ اسلام مطالعہ حق (Demand of Rights) کی بجائے ایتائے حق (Fulfilment of Rights) کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام کی بنیادی تعلیم یہ ہے کہ ہر شخص اپنے اوپر عائد دوسرے افراد کے حقوق کی ادائیگی کے لیے کمربستہ رہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انسانی حقوق کا ایسا نظام عطا کیا ہے جہاں حقوق وفرائض میں باہمی تعلق و تناسب پایا جاتا ہے۔ یعنی کوئی شخص اپنے فرائض پورے کئے بغیر حق کا مطالبہ نہ کرے۔ انسانی حقوق کا یہ نظام عدل وانصاف اور توازن وتناسب کی اس روح کا حامل ہے جو معاشرے کو حقیقی امن کا گہوارہ بناتے ہوئے ایک فلاحی مملکت کی حقیقی بنیاد فراہم کرتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام اور مغرب دونوں انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ تاہم انسانی حقوق کے مسئلہ پر دونوں کا نظریاتی اختلاف ہے۔ اسلامی فکر وعمل انسانی حقوق کو انسان کے اللہ تعالیٰ سے تعلق عبدیت کے نقطہ نظر سے دیکھتی ہے جبکہ انسانی حقوق کا مغربی تصور لادینی (Secular) ہے۔ یہ انسان کے بطور شہری ریاست سے تعلقات پر مبنی ہے۔ اس بنیادی فرق کی بنا پر اسلامی اور مذہبی فکر میں انسانی حقوق پر اختلاف پایا جاتا ہے۔ اسلام میں انسانی حقوق اور شہری آزادیوں کو جو اللہ اور رسول ﷺ کی عطا کردہ ہے، واضح تعین کیا گیا ہے اور یہ مقدس اور ناقابل تنسیخ ہیں جبکہ مغرب میں ان حقوق کو لوگ بڑی کشمکش اور عظیم جدوجہد کے بعد اپنے حکمرانوں سے حاصل کرسکتے ہیں۔ وہ حقوق جو قانون ساز اداروں کے دیئے ہوئے ہیں، انہیں اکثر پامال کیا جاتا ہے۔ بنیادی انسانی حقوق کے باب میں اسلام کے عطا کردہ اصول زیادہ جامع، مفصل اور موثر ہیں۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اس کتاب میں لکھتے ہیں:

اسلام نے حقوق کی حقوق اللہ اور حقوق العباد میں درجہ بندی کی ہے۔ اول الذکر وہ حقوق ہیں جن کا مفاد اجتماعی طور پر سب کو محیط ہے جبکہ ثانی الذکر وہ ہیں جو انفرادی سطح پر انسانوں کے فائدے کو مدنظر رکھتے ہیں یا کسی خاص فرد کے مفاد یا حق سے متعلق ہوتے ہیں۔ جہاں تک حقوق اللہ کا تعلق ہے ان کا نفاذ ریاست یا مسلم معاشرے کی ذمہ داری ہے جبکہ حقوق العباد یعنی بندوں کے حقوق کا نفاذ ریاست یا مسلم معاشرے کی ذمہ داری ہے جبکہ حقوق العباد یعنی بندوں کے حقوق کا نفاذ اس فرد کی صوابدید پر رکھ دیا گیا ہے جس کی حق تلفی ہوئی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ بعض افعال کسی اجتماعی حق کو جنم دیتے ہیں، دوسروں کی

نسبت بعض افراد کو زیادہ متاثر کرتے ہیں لیکن یہ حقیقت ان افراد کو استحقاق نہیں دے گی کہ وہ حق تلفی کرنے والے کے افعال سے اغماض اور چشم پوشی کریں۔ تاہم یہ اس متاثرہ فرد کی مرضی اور صوابدید پر ہے جس کے نجی حق کو اس سے نقصان پہنچا ہے کہ وہ چاہے تو حق تلفی کرنے والے کو معاف کردے یا اس کی تلافی کے لیے چارہ جوئی کرے۔ (اسلام میں انسانی حقوق، ص47)

مغربی و اسلامی تصور کا تقابل:

مذکورہ کتاب مغربی و اسلامی تصور قانون نہایت مدلل انداز میں تقابل کیا گیا ہے مثلاً غلامی ومحکومی کے حوالے سے مغربی و اسلامی نقطہ نظر یوں بیان کیا گیا ہے:

مغربی قانون کا تصور:

یورپی کنونشن برائے تحفظ حقوق انسانی European Convention for the protection of Human Rights, 1950 کے آرٹیکل 4 کے مطابق:

۱۔ کسی کو غلامی اور محکومی کی حالت میں نہیں رکھا جائے گا۔

۲۔ کسی کو مجبور نہیں کیا جائے گا کہ وہ جبری اور بیگار کی مشقت کرے۔

۳۔ اس آرٹیکل کے مقصد کے لیے جبری یا لازمی مشقت کی اصطلاح میں درج ذیل امور شامل نہ ہوں گے:

(ا) کوئی کام جو عام نظر بندی کے عرصہ میں کیا جانا درکار ہو اور اسے آرٹیکل نمبر5 کی شقوں کے مطابق مسلط کیا گیا ہو یا نظر بندی سے مشروط رہائی کے دوران کیا جائے۔

(ب) فوجی نوعیت کی کوئی خدمت یا باشعور معترضین کے معاملے میں ان ملکوں میں جہاں انہیں تسلیم کیا جاتا ہو ان سے جبری فوجی خدمت کی بجائے کوئی اور خدمت لی جائے۔

(ج) کوئی خدمت جو کسی ہنگامی صورت حال میں یا آفات سماوی کے دوران لی جائے جس سے اجتماعی زندگی اور فلاح و بہبود کو خطرہ لاحق ہوگیا ہو۔

(د) کوئی کام یا خدمت جو معمول کی شہری ذمہ داریوں اور فرائض کا حصہ ہو۔

اسلامی قانون کا تصور:

(ا) انسان آزاد پیدا ہوا ہے۔ اس کی آزادی کے حق میں کوئی مداخلت اور روک ٹوک نہیں کی جائے گی سوائے اس کے جو قانون کے عمل کے دوران کسی مجاز اتھارٹی کی طرف سے عائد کی جائے۔

(ب) تمام لوگ یکساں نوعیت کے کام کے لیے یکساں مزدوری اور معاوضہ کے حقدار ہوں گے۔

(ج) اسلام کام اور کارکن کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور مسلمانوں کو اس امر کی تلقین کرتا ہے کہ کارکن سے صرف انصاف ہی نہیں بلکہ فیاضانہ سلوک روا رکھے۔ اس کی مزدوری نہ صرف بلاتاخیر ادا کی جائے بلکہ وہ اس کے لیے مناسب آرام اور فراغت کا بھی حقدار ہے۔

اس کتاب میں مذکور بنیادی انسانی حقوق درج ذیل ہیں:

انفرادی حقوق:

زندگی کے تحفظ کا حق، انسانی جان کی حرمت کا حق، رحم مادر میں جنین کا حق، عزت نفس کا حق، عزت کی حفاظت کا حق، نجی زندگی کے تحفظ کا حق، شخصی رازداری کا حق، سلامتی کا حق، سماجی مساوات کا حق، قانونی مساوات کا حق، حصول انصاف کا حق، آزادانہ سماعت کا حق، دوسروں کے جرائم سے برات کا حق، صفائی پیش کرنے کا حق، آزادی کا حق، مریض کا حق، ملکیت کا حق، تعلیم کا حق، معاہدہ کرنے کا حق، ازدواجی زندگی کا حق، خاندان کے قیام کا حق، میت کا حق۔

اجتماعی حقوق:

والدین کے حقوق، اولاد کے حقوق، بیوی کے حقوق، بیوہ کے حقوق، ورثاء کا حق، رشتہ داروں کے حقوق، ہمسائے کا حق، یتیم کا حق، بے سہاروں کا حق، مقروض کا حق، مسافر کا حق، بیمار کا حق، مہمان کا حق، سیاسی حقوق، اقتصادی حقوق، غلام کے حقوق، قیدیوں کے حقوق۔

مختلف طبقات معاشرہ کے حقوق:

خواتین کے حقوق، عمر رسیدہ افراد کے حقوق، بچوں کے حقوق، معذور افراد کے حقوق، غیر مسلموں کے حقوق۔☆☆

تربیتِ نفس

"ہم تو مائل بہ کرم ہیں، کوئی سائل ہی نہیں"

زندگی امتحان ہے اور دنیا دارالامتحان

انسانی ہدایت کا سامان نبی آخر الزمان ﷺ کے نقشِ قدم پر چلنے میں ہے

تحریر: صائمہ نور

زندگی امتحان ہے اور دنیا دارالامتحان اور کامیابی کا انحصار ایک ایک قدم پھونک پھونک کر رکھنے پر منحصر ہے۔ اس امتحان کو ناکام بنانے میں شیطان ہر وقت انسان کی تاک میں رہتا ہے۔ شیطان نفس کا نمائندہ ہے تو روح اپنے مولا کی نمائندہ ہے۔نفس اپنے تمام ہتھیاروں اور مکاریوں کے ساتھ انسان کو دنیا کی رنگینیوں میں غرق کردینا چاہتا ہے جبکہ روح مادیت پرستی کے اس پنجرے سے آزاد ہوکر مولا کی طرف پرواز کرنا چاہتی ہے۔نفس و روح کی اس کشمکش سے نبرد آزما ہونے کے لیے اللہ رب العزت نے ہمارے لیے اپنے انبیاء کو مشعل راہ بنایا۔ ان مقدس ہستیوں کی تربیت الوہی نظام کے تحت ہوتی ہے اور ہماری تربیت کا سامان ان مقدس نفوس کے نقش قدم پر عمل پیرا ہونے سے ہے جو ہمیں تربیت کے مختلف مراحل سے گزار کر مولا کے مخلصین بندوں میں شامل ہونا سکھاتے ہیں۔

عبد کی عبدیت کا مقصود کمال یہ ہے کہ اس کا مولا اس سے راضی ہوجائے۔ بندے کی عبدیت اس وقت کمال کو پہنچتی ہے جب وہ اپنے مولا و آقا کی رضا میں اس طرح فنا ہوجائے جیسے مردہ غسال کے ہاتھ میں ہوتا ہے کہ وہ چاہے تو سیدھا لٹادے تو چاہے تو دائیں کروٹ اور چاہے تو بائیں کروٹ لٹادے۔

جب بندے کا یہ حال ہوتا ہے تو پھر مالک کی رضا میں فنائیت ملتی ہے۔ ذیل میں اہل اللہ کے واقعات کو بیان کیا گیا ہے جو اپنی زندگی کو عبدیت کے سانچے میں ڈھال کر آنے والے لوگوں کے لیے صراطِ مستقیم پر گامزن کرتے ہیں اور جن کی عبدیت ہمارے لیے نمونہ ہے۔

امام عالی مقام حضرت امام حسینؑ کی عبدیت کا یہ عالم تھا کہ شہادت کی خبر رکھتے ہوئے بھی خود چل کر مقتل کی طرف گئے پورا خانوادہ پیاسا رہا حالانکہ اگر آپ دریائے فرات کو حکم فرمادیتے تو وہ خود آکر قدموں میں بہنا شروع کردیتا آسمان کو حکم فرمادیتے تو وہ بارش برسادیتا۔

حضرت اسماعیلؑ جو حضرت ابراہیمؑ کے فرزند تھے وہ اگر ایڑھی ماریں تو چشمہ آب زم زم پھوٹ پڑے اور حضرت امام حسینؑ تو فرزند مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اگر آپ ایڑھی ماردیتے تو کروٹ چشمے پھوٹ پڑتے۔

آپ کو اور آپ کے خانوادے کو اس حال میں دیکھ کر جبرائیلؑ امین حاضر خدمت ہوئے اور مدد کے لیے اپنی خدمات پیش کرنا چاہیں مگر آپ نے انکار کردیا پھر جنوں کی ایک جماعت آپؑ کے پاس آئی اور عرض گزار ہوئی اے امام حسینؑ آپ حکم فرما دیں تو یزید کی حکومت کو ملیا میٹ کردیں مگر آپ نے ان کی خدمت لینے سے بھی انکار کرکے یہ بتادیا۔

بااختیار ہوکر بے اختیار رہنا عبدیت ہے۔

حضرت ابراہیمؒ بن ادھم سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو بندگی کس نے سکھائی تو انہوں نے جواب دیئے میرے ایک غلام نے فرماتے ہیں: میں ایک غلام خرید کر گھر لایا تو میں نے اس سے پوچھا کہ

۱۔ آپ کا نام کیا ہے اس نے کہا جس نام سے مرضی بلالیں غلام کا بھی کوئی نام ہوتا ہے۔

۲۔ میں نے پوچھا آپ کھانا کیا کھانا پسند کریں گے تا کہ باورچی سے کہہ کر ویسا ہی کھانا بنوادیا کروں تو اس نے کہا کہ جو چاہیں کھلادیں۔ غلام کی کیا مرضی۔

۳۔ میں نے پوچھا کہ آپ لباس کون سا پسند کریں گے تو اس نے کہا آپ مالک ہیں جو چاہیں پہنادیں۔

حضرت ابراہیمؒ یہ سن کر گر پڑے چیخ ماری اور رو رو کر کہا کہ یہ میرا غلام ہوکر میری رضا پہ راضی ہے نہ جانے میں اپنے مولا کا ایسا بندہ کب بنوں گا۔عبدیت کا معنی یہی ہے کہ بندہ اپنا اختیار ختم کردے۔ اپنی ''میں'' کو پاؤں تلے روندھ ڈالے۔

ایک واقعہ حضرت رابعہ بصریؒ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رابعہ بصری ایک ہاتھ میں پانی اور دوسرے ہاتھ میں آگ لے جارہی تھیں۔ کسی نے پوچھا بی بی رابعہ ہاتھ میں آگ اور پانی لیے کہاں جارہی ہیں تو آپ نے فرمایا:

پانی سے دوزخ کو بجھانے اور آگ سے جنت کو جلانے جارہی ہوں۔ پوچھنے والے نے کہا کیوں جنت کو جلانے اور دوزخ کو بجھانے جارہی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اسلیے کچھ لوگ عبادت جنت کے شوق سے کرتے ہیں اور کچھ جہنم سے بچنے کے لیے کرتے ہیں۔ جنت کو جلانا اور دوزخ کو بجھانا اس لیے چاہتی ہوں کہ عبادت جنت کے شوق اور جہنم کے خوف کے لیے نہ ہو۔

جو بھی عبادت کرے فقط مولا کی رضا حاصل کرنے کے لیے کرے۔ مولا کے مکھڑے کی طلب میں عبادت کریں۔ ہمیں بھی ایسا ہی بندہ بننا چاہئے۔ ان عظمت کے میناروں کے احوال سے چند کرنیں لے کر ہم بھی مولا کے بندوں کی فہرست میں شامل ہوسکتے ہیں۔

اگر ہم دنیا میں سکون حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہماری زندگی کا مقصد اللہ کی رضا ہونا چاہئے۔ آج ہمارے معاشرے میں عدم اطمینان کی کیفیت اس لیے ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق عبدیت کمزور کرلیا ہے۔ ایک دوسرے سے حسد، بغض، کینہ، نفرت کے جذبات ہم پر ایسے حاوی ہوگئے ہیں کہ ہمیں بندگی کے تقاضے تک یاد نہیں رہے۔ لہذا ہمیں اپنے رب سے تعلق عبدیت مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔

حضورﷺ دعا فرمایا کرتے کہ اے میرے اللہ اے دلوں کا رخ پھیرنے والے میرے دل کا رخ بھی اپنی طرف پھیر لے۔ اسی طرح جب ہم بھی عجز و انکساری اور احساس ندامت کے ساتھ مولا کی دہلیز پر جھکیں گے اور یہ کہیں گے کہ

اے میرے ہمدم مجھے اب تھام لے
زندگی سے بھاگ کر آیا ہوں میں

تو مولا تو منتظر ہی اپنے بندے کی کیفیت کا ہوتا ہے وہ اپنے بندوں کے دلوں پر نگاہ ڈال کر انہیں بندگی و عبدیت کے رازوں سے آشنا کردیتا ہے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے کوئی راہ روے منزل ہی نہیں

☆☆☆☆☆

﴿تعزیت﴾

محترمہ راضیہ نوید سینئر رہنما اور سابقہ ناظمہ منہاج القرآن ویمن لیگ کے والد محترم جہاں فانی سے کوچ فرما گئے۔

جس پر تمام مرکزی قائدین اور منہاج ویمن لیگ کی ٹیم نے دکھ کا اظہار کیا۔ محترم خرم نواز گنڈا پور اور رانا ادریس نے مرحوم کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ مرحوم کی بلندی درجات کے لیے خصوصی دعائیں کیں۔

الفقہ: آپ کے شرعی مسائل

خلع، تنسیخِ نکاح، طلاقِ بائن

مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی

سوال: خلع اور تنسیخ نکاح سے کونسی طلاق واقع ہوتی ہے؟

جواب: خلع اور تنسیخ نکاح سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ سے مروی ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ الْخُلْعَ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً.

نبی کریم ﷺ نے خلع کو طلاق بائن قرار دیا۔

(دارقطنی، السنن، ۴: ۴۵، رقم: ۱۳۴، بیروت: دارالمعرفۃ)

(أبو یعلی، معجم، ۱: ۱۹۶، رقم: ۲۳۰، فیصل آباد: ادارۃ العلوم الأثریۃ)

(بیہقی، السنن الکبری، ۷: ۳۱۶، رقم:، مکۃ المکرّمۃ: مکتبۃ دار الباز)

اور حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے:

الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنٌ وَالإِيلاءُ وَالْمُبَارَأَةُ كَذَلِكَ.

خلع طلاق بائن ہے، ایلاء اور لاتعلقی (کے الفاظ سے بھی طلاق بائن واقع ہوتی ہے)۔

(ابن أبی شیبۃ، المصنف، ۴: ۱۰۹، رقم: ۱۸۳۳۹، ریاض: مکتبۃ الرشد)

اور مصنف عبدالرزاق میں بھی حضرت ابراہیم ؒ سے ایک روایت نقل کی گئی ہے:

الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ وَالْخُلْعُ مَا دُونَ عِقَاصِ الرَّأْسِ وَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَفْتَدِي بِبَعْضِ مَالِهَا.

خلع طلاق بائن ہے اور خلع سر کے جوڑے سے بھی کم تر ہو سکتی ہے اور عورت بعض مال دے کر جان چھڑوا سکتی ہے۔

(عبدالرزاق، المصنف، ۶: ۴۸۱، رقم: ۱۱۷۵۲، بیروت: المکتب الاسلامی)

صاحب ہدایہ فرماتے ہیں:

فَإِذَا فَعَلَا ذَلِكَ وَقَعَ بِالْخُلْعِ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ وَلَزِمَهَا الْمَالُ.

جب ایسا کر لیا تو خلع سے ایک طلاق بائن واقع ہو گی اور عورت پر مال دینا لازم ہو گا

(مرغینانی، الہدایۃ شرح البدایۃ، ۲: ۱۱۳، المکتبۃ الاسلامیۃ)

(ابن ہمام، شرح فتح القدیر، ۴: ۲۱۱، بیروت: دار الفکر)

جب شوہر بیوی کے حقوق پورے کرنے سے قاصر ہو اور طلاق بھی نہ دے تو ایسی صورت میں عورت علیحدگی کے لئے عدالت سے رجوع کر سکتی ہے، جیسے صاحب ہدایہ بیان کرتے ہیں:

فَإِذَا امْتَنَعَ نَابَ الْقَاضِي مَنَابَهُ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَلَا بُدَّ مِنْ طَلَبِهَا لِأَنَّ التَّفْرِيقَ حَقُّهَا "وَتِلْكَ الْفُرْقَةُ

جب طلاق بائن واقع ہو کر عورت آزاد ہو جائے تو وہ دستور کے مطابق اپنی مرضی سے جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے

تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ" .

جب خاوند اس پر آمادہ نہ ہو قاضی خود اس (خاوند) کا قائمقام ہوکر دونوں میں تفریق کردے چونکہ یہ بیوی کا حق ہے، لہٰذا اس کا مطالبہ کرنا ضروری ہے"ور یہ تفریق و تنسیخ طلاق بائن ہوگی۔"

(مرغینانی، الہدایۃ شرح البدایۃ،۲ :۲۶، المکتبۃ الإسلامیۃ)

فتاوی ہندیہ میں بھی عدالتی تنسیخ کو طلاق بائن قرار دیا گیا ہے:

نبی کریم ﷺ نے خلع کو طلاق بائن قرار دیا

إنْ اخْتَارَتْ الْفُرْقَةَ أَمَرَ الْقَاضِي أَنْ يُطَلِّقَهَا طَلْقَةً بَائِنَةً فَإِنْ أَبَى فَرَّقَ بَيْنَهُمَا ...وَالْفُرْقَةُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

اگر بیوی جدائی چاہتی ہے تو قاضی (عدالت) اس کے خاوند کو طلاق بائن دینے کا حکم دے۔ اگر انکار کرے تو قاضی دونوں میں تفریق کردے یہ فرقت طلاق بائن ہوگی۔

(الشیخ نظام وجماعۃ من علماء الہند، الفتاوی الہندیۃ، ۱:۵۲۴، دار الفکر)

مذکورہ بالا تصریحات سے معلوم ہوا کہ خلع و تنسیخ نکاح سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے اور فوراً نکاح ٹوٹ جاتا ہے، لہٰذا خلع و تنسیخ کے بعد بغیر تجدیدِ نکاح رجوع نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی جوڑا از سرِ نو بطورِ زن و شو تعلقات قائم کرنا چاہے تو باہمی رضا مندی سے دورانِ عدت یا عدت کے بعد تجدید نکاح کرسکتے ہیں مگر یاد رہے کسی اور سے نکاح کرنے کے لئے عورت پر عدت گزارنا لازم ہوگی اور عدت کے بعد وہ جہاں چاہے دستور کے مطابق نکاح کرسکتی ہے۔

سوال: کیا خلع و تنسیخ نکاح کے بعد تجدید نکاح کے لئے نیا حق مہر دینا اور گواہوں کا موجود ہونا ضروری ہے؟

جواب: جب طلاق بائن واقع ہوکر عورت آزاد ہو جائے تو وہ دستور کے مطابق اپنی مرضی سے جہاں چاہے نکاح کرسکتی ہے خواہ یہ بینونت طلاق رجعی کی عدت کے بعد ہو یا خلع و تنسیخ نکاح سے ہو، ہر صورت میں تجدید نکاح کے لئے نئے سرے سے حق مہر دینا لازم ہے اور اس نکاح میں دو عاقل و بالغ، مسلمان مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ہونا بھی شرط ہے۔

☆☆☆☆☆

﴿اظہار تعزیت﴾

محترم فاروق رانا ڈائریکٹر فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے والد محترم قضائے الٰہی سے وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون جس پر بانی و سرپرست تحریک منہاج القرآن ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دلی دکھ کا اظہار کیا اور مرحوم کی بلندی درجات کے لیے دعا فرمائی۔

مرحوم کی نماز جنازہ میں ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کے علاوہ مرکزی رہنماؤں کے ایک وفد نے شرکت کی اور مرحوم کی بخشش ومغفرت کے لیے خصوصی دعائیں کیں۔

دریں اثناء محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم خرم نواز گنڈا پور، محترم بریگیڈیئر (ر) محمد اقبال، محترم انجینئر رفیق نجم، محترم جی ایم ملک، محترم احمد نواز انجم اور صدر منہاج القرآن ویمن لیگ محترمہ فرح ناز اور ان کی پوری ٹیم نے محمد فاروق رانا سے اظہار افسوس کیا اور مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی۔

Prophets ﷺ Dua

ہادیہ حنان

Allah has given every single prophet, one request-one supplication that is guaranteed

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ایک دعا کی قبولیت کی ضمانت دی۔ تمام انبیاء کرام نے اس دنیا میں اس دعا کا استعمال کیا۔ مثال کے طور پر حضرت نوح علیہ السلام جب 950 سال اپنی امت کو تبلیغ کرتے رہے اور اس قوم نے مسلسل آپ کو جھٹلایا تو آپؑ نے دکھ میں اپنی اس دعا کا استعمال کیا اور کہا ''اے اللہ میں نہیں چاہتا کہ اس زمین پر تیرا انکار کرنے والا کوئی ایک گھر بھی باقی رہے''۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر اپنا عذاب نازل فرمایا اور سارا شہر ملیا میٹ کردیا۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اس دعا میں اللہ تعالیٰ سے اپنی اولاد سے آخری نبیؐ کے ظہور کی درخواست کی۔ یہی وجہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے باپ حضرت ابراہیمؑ کی دعا ہوں۔

پیارے بچو آئیں دیکھتے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے اپنی دعا میں کیا مانگا؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ایک دعا کی ضمانت دی ہے کہ ان کی اس دعا کو ضرور قبول کیا جائے گا۔ اور میرے علاوہ ہر نبی نے اس دعا کو اس دنیا میں اپنے لیے استعمال کیا۔ میں اس دعا کو اس دنیا میں استعمال نہیں کروں گا بلکہ میں نے اس دعا کو اپنی امت کے لیے قیامت کے دن تک موخر کردیا ہے اور میں قیامت کے دن اللہ سے یہ دعا کروں گا کہ ''اے اللہ میری تمام امت کو بخش دے''۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ کی دعا یہ ہے کہ اے اللہ میری امت کے ان تمام لوگوں کو بخش دے جو مجھ پر ایمان لے آئے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی اس دعا کو قبول فرمائے گا اور حضور ﷺ کے ہر امتی کو بالآخر جنت میں داخل کردیا جائے گا۔

پیارے بچو! آپ سوچیں کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اپنی دعا کو ہمارے لیے محفوظ کرلیا ہے۔ اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ ہم سے کس قدر محبت کرتے تھے اور آپ ﷺ کو اس بات کا یقین تھا کہ ہم ان تعلیمات پر عمل کریں گے جو آپ ﷺ نے ہمیں دیں۔ کیا ہم اس بات کے پابند نہیں ہیں کہ ہم بھی اپنے پیارے نبی ﷺ سے محبت کریں اور ان کے شکر گزار ہوں۔

آئیں ہم ان کی تعلیمات پر عمل کرکے ان سے اپنی محبت کا اظہار کریں اور مسلسل درود پاک کے ذریعے ان پر سلامتی بھیجا کریں۔

☆☆☆☆☆

EVERYDAY DUAS

WHEN WE HEAR OUR PROPHETS NAME

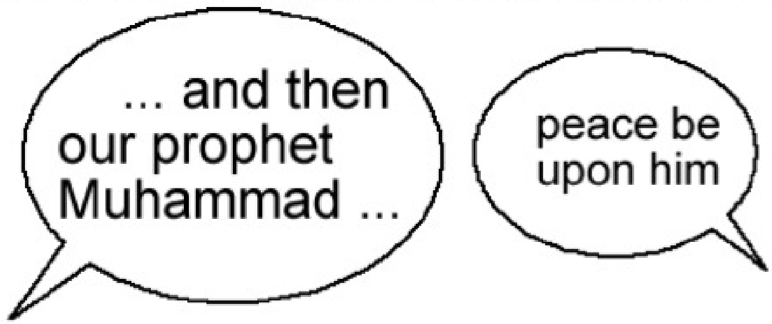

ARABIC	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
TRANSLITERATION	*salallahu alayhi wasallam*
MEANING	***'peace be upon him'***

Whenever the name of our prophet Muhammad (PBUH) is mentioned we recite 'sallahu alyhi wasallam'. When we read or say our prophet's name, we should also recite 'sallalahu alayhi wasallam'.

گلدستہ

جلد کو تروتازہ رکھنے والی غذائیں

لیموں کیل مہاسوں کے خاتمے اور دہی ہاضمے کیلئے مفید ہے

مرتبہ: ادیبہ شہزادی

جنتی مسلمان کی علامت

سیدنا انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبیﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپﷺ نے فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص نمودار ہوگا چنانچہ ایک انصاری صحابی اس حالت میں تشریف لاتے ہیں کہ وضو کا پانی ان کی داڑھی سے ٹپک رہا تھا اور انہوں نے اپنے جوتے اپنے بائیں ہاتھ میں اٹھا رکھے تھے۔ دوسرے دن بھی آپﷺ نے یہی بات کی اور پھر وہی صحابی نمودار ہوئے جو گذشتہ دن نمودار ہوئے تھے اور آج بھی پہلے کی طرح جوتے ہاتھ میں اٹھائے ہوئے تھے تیسرے دن بھی آپﷺ نے وہی بات دہرائی اور اس بار وہی صحابی اسی حالت میں نمودار ہوئے۔

جب نبیﷺ اٹھ کر چل دیئے تو سیدنا عبداللہ بن عمرؓ ان انصاری صحابی کے پیچھے لگ گئے اور عرض کیا کہ والد سے میرا کچھ اختلاف ہوگیا ہے اور تین دن تک ان سے جدا رہنے کی میں نے قسم کھالی ہے۔ لہٰذا اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس مدت تک اپنے یہاں رہنے کی مجھے اجازت مرحمت فرمائیں۔

سیدنا عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے تین رات ان کے یہاں گزاری لیکن دیکھا کہ وہ رات میں کوئی عبادت نہیں کرتے البتہ رات میں جب بھی ان کی نیند ٹوٹتی ہے یا کروٹ بدلتے تو اللہ کا ذکر کرتے اور اس کی بڑائی بیان کرتے ہیں جہاں تک کہ وہ فجر کے لیے بیدار ہوتے اور میرے دل میں ان کا کوئی عمل بھی بڑا معلوم نہ ہوا۔

تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! میں نے نبی اکرمﷺ سے سنا کہ تین دن لگاتار آپ کے بارے میں فرمارہے تھے: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص نمودار ہوگا اور اس تینوں دن آپ ہی تشریف لائے۔ تو میں نے ارادہ کیا کہ آپ کے پاس رہ کر آپ کا عمل دیکھوں تاکہ میں ویسا ہی عمل کرسکوں لیکن میں دیکھ رہا ہوں آپ نے کوئی زیادہ عمل نہیں کرتے پھر کیا وجہ ہے کہ آپ اس مقام کو پہنچے جس کی بنیاد پر اللہ کے رسولﷺ نے یہ بات کی ہے؟

فرمایا: عمل تو وہی ہے جو تم نے دیکھا البتہ ایک بات ضرور ہے کہ میرے دل میں نہ تو کسی مسلمان کے لیے دھوکا کا جذبہ ہے اور نہ ہی اللہ کی دی ہوئی بھلائی اور نعمت پر ان سے حسد کرتا ہوں۔ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا: بس یہی چیز ہے جو آپ کو اس مقام پر لے آئی اور یہی وہ خصلت ہے جس کو اپنانے کی ہم میں طاقت نہیں۔ (مسند احمد:3:166)

☆☆☆☆☆☆

جلد کو خوبصورت اور شاداب رکھنے کے لیے صرف کریموں، لوشن کی ضرورت نہیں بلکہ ایسی غذائیں بھی ہیں جو حسن و جمال میں خوبصورتی کا باعث بنتی ہیں۔ ذیل میں ایسی پانچ غذاؤں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جن کا استعمال چہرہ کو خوبصورت و شاداب بناتا ہے۔

۱۔ شملہ مرچ:

شملہ مرچ میں وٹامن سی اور فولاد کی بڑی مقدار شامل ہوتی ہے جو چہرے سے جھریوں کوختم کرنے میں مدد دیتی ہے۔ خاص طور پر آنکھوں کے قریب پڑی جھریاں آہستہ آہستہ ختم ہوجاتی ہیں کیونکہ اس میں وٹامن بی2 شامل ہوتا ہے۔ لہذا یہ بے چینی و افسردگی کو بھی دور کرتی ہے۔ اسے کھانے سے دل کی بیماریوں میں بھی کمی آتی ہے۔

۲۔ ڈارک چاکلیٹ:

چاکلیٹ کے استعمال سے جلد چمکدار اور جوان رہتی ہے۔ ڈارک چاکلیٹ چہرے سے دھوپ کی تمازت کو روکتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ ذہنی دباؤ کو روکتی ہے۔ جس سے چہرے پر جھریاں کم پڑتی ہیں۔ چہر کھلا کھلا لگتا ہے۔ ڈارک چاکلیٹ سے دل کی صحت میں اضافہ ہوتا ہے اور تھکن سے انسان محفوظ رہتا ہے۔

۳۔ لیموں:

لیموں وٹامن سی کا خزانہ ہے اسی لیے یہ چہرے سے سیاہ دھبے، مہاسے اور کیل ختم کرنے میں مدد دیتا ہے اور جلدی بیماریوں کو بھی دور کرتا ہے۔ وٹامن سی کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ قوت مدافعت میں اضافہ کرتا ہے اور بہت سی بیماریوں کو روکتا ہے۔ لیموں خاص طور پر وائرس کے ذریعے ہونے والے انفیکشن کوختم کرنے اور سانس کے مرض کی شدت کوکم کرنے میں انتہائی فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

۴۔ دہی:

دہی خلیوں کی مرمت کرتا ہے اور اسے جلا بخشتا ہے۔ وقت سے پہلے آنے والے بڑھاپے کو چہرے پر عیاں ہونے سے روکتا ہے۔ وہ افراد جو اپنی جلد کو شگفتہ، ملائم اور شاداب رکھنا چاہتے ہیں، معالج انہیں دہی کا ماسک لگانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ دہی کو پابندی سے کھانے سے ہاضمے کا نظام درست رہتا ہے کیونکہ اس میں صحت مند اجزاء کی بڑی تعداد شامل ہوتی ہے۔

۵۔ انڈا:

انڈے میں وٹامن ڈی ہوتی ہے جو انسانی جلد کو کیل مہاسوں ریشز اور خشکی سے بچاتی ہے۔ اس کے علاوہ انڈا قوت مدافعت میں بھی اضافہ کرتا ہے۔ انڈا موتیا سے بچاتا ہے اس کے علاوہ انڈا توانائی میں اضافہ کرتا ہے۔۔ اس میں موجود پروٹین ہڈیوں اور عضلات کے لیے بے حد ضروری ہے۔

﴿چکن کارن سوپ﴾

اجزا:

چکن بون لیس	100 گرام
انڈا (پھینٹا ہوا)	ایک عدد
کارن فلور	چار کھانے کے چمچ
نمک	حسب ذائقہ
کالی مرچ (پسی ہوئی)	ایک چوتھائی کھانے کا چمچ
سفید مرچ (پسی ہوئی)	ایک چوتھائی کھانے کا چمچ
چکن یخنی	تین کپ
ہری پیاز	ایک عدد
مکئی دانے (ابلے ہوئے)	ایک کپ

ترکیب:

تین کپ یخنی میں بون لیس چکن، پیاز اور گاجر شامل کرکے 10 سے 15 منٹ کے لیے پکائیں تاکہ چکن ریشہ ریشہ ہوجائے۔ اب اس میں سے سبزیاں نکالیں پھر نمک مکئی دانے، کالی مرچ، سفید مرچ، سویا ساس اور سرکہ شامل کردیں۔ آدھا کپ پانی میں کارن فلور کو اچھی طرح گھول کر سوپ میں شامل کریں اور مسلسل چمچ ہلائیں اس کے بعد انڈے کو اچھی طرح پھینٹ کر پکتے ہوئے سوپ میں ڈال کر مسلسل چمچ ہلاتے رہیں اور دھیمی آنچ پر مزید دومنٹ پکائیں اور گرما گرم سوپ تیار ہے۔

☆☆☆☆☆

وقت کا صحیح استعمال کامیابی کی ضمانت ہے

قائداعظمؒ نے فرمایا ریاست مدینہ کے مطابق اقلیتوں کے ساتھ سلوک روا رکھا جائے گا

تحریک پاکستان کے کارکن اور قائداعظم کے دست راست ظفراللہ خان سے خصوصی گفتگو

پینل: ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ / نازیہ عبدالستار

ظفراللہ خان کا شمار ان عظیم شخصیات میں ہوتا ہے جنہوں نے قائداعظم کے ساتھ نوجوانی میں جدوجہد آزادی میں حصہ لیا۔ دختران اسلام کی ٹیم ظفراللہ خان صاحب کی بے حد مشکور ہے جنہوں نے اپنے قیمتی وقت سے نوازا اور ان کی قائداعظم محمد علی جناح اور تحریک پاکستان کے حوالے سے نادر گفتگو نذرِ قارئین کی جارہی ہے:

چوہدری ظفراللہ خان 14 جنوری 1933ء کو گوجرانوالہ کے گاؤں نت کلاں میں پیدا ہوئے۔ 1954ء میں انہوں نے ٹیکسٹائل انجینئرنگ کی تعلیم امریکہ سے حاصل کی۔ ان کی اہلیہ بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون تھیں۔ انہوں نے تہران سے Ph.D کی تھی۔ اس وقت محترم ظفر اللہ خان لاہور میں مقیم ہیں۔ آپ نے تحریک آزادی کی روداد جو بڑی الم ناک ہے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

پوری دنیا پر انگریزوں کی حکومت تھی جب انہیں جاپان نے شکست دی تو وہ سمٹنے لگے پھر برما بھی ان کے ہاتھ سے نکل گیا تو وہ متفکر ہوگئے۔ ان کا انڈیا سے بھی جانے کا

یونیورسٹی گراؤنڈ میں قائداعظم کی تقریر تھی وہ عام طور پر انگریزی میں تقریر کرتے تھے۔ یونیورسٹی گراؤنڈ میں ہونے کی وجہ سے زیادہ تعداد طلبہ کی تھی وہاں ایک بابا جی سر دھن رہے تھے۔ واہ واہ، پوچھا بابا جی سمجھ بھی آرہی ہے کہانہیں لیکن ایک بات کا یقین ہے جو کہہ رہے ہیں وہ سچ کہہ رہے ہیں

وقت آ گیا۔ دوسری طرف انڈیا ہندوستان پر حکومت کرنا چاہتا تھا۔ قائداعظم نے کہا کہ ایسا نہیں ہوسکتا۔ ہندو اور مسلمانوں کی بود و باش میں فرق ہے لہذا الیکشن کے ذریعے فیصلہ کیا جائے کہ مسلمان کس کو ووٹ دیتے ہیں۔ 1940ء کو مسلمانوں نے مسلم لیگ کو ووٹ دے کر یہ ثابت کردیا کہ مسلمان الگ قوم ہیں۔ اس کے علاوہ پیدائش سے لے کر مرنے تک مسلمانوں کے رسم و رواج بھی الگ ہیں۔ ہندو اور مسلم کا الگ الگ نظریہ حیات ہے۔ لہذا اس نظریہ پر پاکستان قائم کیا گیا۔ قائد اعظم محمد علی جناح کی قیادت میں پاکستان 27 رمضان المبارک، 14 اگست 1947ء کو معرض وجود میں آ گیا۔ پاکستان دنیا کے خطے پر اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

جب پاکستان بنا اس وقت میری عمر 15 سال تھی۔ اس وقت قائداعظم نے جیل بھروتحریک شروع کی۔ میں اور 10، 15 لڑکے اکٹھے ہوکر سنٹرل جیل گوجرانوالہ گئے۔ انہوں نے پولیس والوں سے کہا کہ ہمیں گرفتار کرو۔ پولیس والوں نے کہا کہ ابھی قائداعظم نے بڑوں کے لیے جیل بھروتحریک کا آغاز کیا ہے جب بچوں کے لیے کریں گے تو آپ پھر آجانا۔ یہ کہہ کر ہمیں لوٹادیا۔ مزید وہ تحریک پاکستان کے حوالے اپنا واقعہ بیان

کرتے ہیں وہ ہندو سکول میں پڑھتے تھے جس میں 95% بچے ہندو کے تھے۔ ہر لحاظ سے ہندو مسلمانوں سے آگے تھے۔ لیکن مسلمان اقلیت میں ہونے کے باوجود ہندوؤں سے ڈرتے نہیں تھے۔ ہندوؤں کو آتا دیکھتے ایک دوسرے کو سلام نہیں کہتے تھے بلکہ ان کے جذبے کا یہ عالم تھا کہ ایک کہتا پاکستان دوسرا جواب دیتا زندہ آباد۔ بچوں اور بوڑھوں میں بھی یہی جذبہ تھا۔ یہ قائداعظم کی شخصیت کا کمال تھا۔

انہوں نے قائداعظم کی زندگی کے کچھ واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ یونیورسٹی گراؤنڈ میں قائداعظم کی تقریر تھی وہ عام طور پر انگریزی میں تقریر کرتے تھے۔ یونیورسٹی گراؤنڈ میں ہونے کی وجہ سے زیادہ تعداد طلبہ کی تھی وہاں ایک بابا جی سر دھن رہے تھے۔ واہ واہ، پوچھا بابا جی سمجھ بھی آ رہی ہے کہا نہیں لیکن ایک بات کا یقین ہے جو کہہ رہے ہیں وہ سچ کہہ رہے ہیں پھر قائداعظم نے یہ ثابت بھی کیا جب لارڈ ماونٹ بیٹن کراچی آئے۔ انہوں نے قائداعظم سے کہا کہ امید ہے کہ آپ اپنی اقلیتوں کے ساتھ اکبر اعظم کا سا انصاف رکھیں گے۔

قائداعظم نے فرمایا: ''نہیں بلکہ ریاست مدینہ کے مطابق اقلیتوں کے ساتھ سلوک روا رکھا جائے گا''۔ انہوں نے ایسا کر کے بھی دکھایا جب انہوں نے کیبنٹ بنائی ایک وزیر ہندو کا بھی رکھا قائداعظم نے فرمایا: یہ صرف مسلمانوں کا نہیں ہوگا بلکہ ہر ایک پاکستانی کا ملک ہوگا۔ انہوں نے ایمانداری پر جو مثالیں قائم کی ہیں وہ سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہیں۔

جب وہ گورنر جنرل بنے تو ایک مرتبہ گورنر ہاؤس کا بل 38 روپے آیا۔ قائداعظم نے بل منگوایا کچھ چیزوں پر نشان لگائے اور کہا کہ یہ چیزیں فاطمہ جناح کی ذات کے لیے استعمال ہوئی ہیں ان کے پیسے فاطمہ جناح کے اکاؤنٹ سے لیں۔ کچھ چیزیں میری ذاتی استعمال کی ہیں۔ اس کا بل میرے اکاؤنٹ سے لیا جائے۔ باقی رقم گورنر جنرل ہاؤس کے اکاؤنٹ سے ادا کی جائے گی۔

ایک میٹنگ کے لیے قائداعظم سے پوچھا گیا کہ وزیروں کے لیے چائے کا بندوبست کرنا ہے یا کافی کا۔ فرمایا وزیر چائے یا کافی گھر سے پی کر نہیں آتے۔ ان سے کہو کہ

حب الوطنی کے جذبات مفقود ہونے کی وجہ ہمارے حکمرانوں کا تاجر ہونا جبکہ سابقہ حکمران کاروباری آدمی نہیں تھے۔ قائداعظم بھی عظیم آدمی تھے۔ انہوں نے بڑی دولت کمائی مگر اپنی دولت کا ٹرسٹ بنا کر قوم کو دے گئے

چائے یا کافی پی کر آئیں یا گھر جا کر پیئں۔ یہ پیسہ عوام اور غریبوں کا ہے۔ یہ وزیروں کی چائے، کافی کے لیے نہیں ہے۔

تحریک پاکستان پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا جب تحریک کا آغاز ہوا تو پولیس اور فوج نے مل کر مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ انہوں نے اپنے عزیزوں کا واقعہ بتایا کہ ایک گاؤں سنگھانوالہ تھا اس میں زیادہ آبادی سکھوں کی تھی۔ پانچ چھ گھر راجپوتوں کے تھے وہ مسلمان تھے۔ ہر گھر میں پانچ چھ لوگ جوان تھے۔ وہ لڑائی میں پورے گاؤں پر بھاری تھے۔ جب حملہ ہوا تو انہوں نے اپنی ساری خواتین کو جمع کیا ان سے کہا کہ دست بدست لڑائی میں تو ہم پورے گاؤں پر بھاری تھے لیکن اب پولیس، فوج اور اسلحہ ہے۔ اگر ہم ایک دو گھنٹے میں آ گئے تو سمجھ لینا کہ ہم زندہ ہیں۔ ورنہ گھر میں کنواں ہے اس میں چھلانگیں لگا دینا۔ ایسا ہی ہوا۔ وہ دو گھنٹے میں نہ آئے۔ خواتین نے ایک ایک کر کے کنویں میں چھلانگ لگا دی۔ یہ واقعہ ان کی خادمہ نے بتایا جو پاکستان آ گئی تھی۔ ان کا آبائی گاؤں جلال آباد تھا۔ ان کے تایا جان کے کچھ دوست سکھ تھے وہ ان کو صورتحال کے بارے میں بتا دیتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ جلال آباد میں عید کے اگلے روز جب سب لوگ عید کی نماز کے لیے آئیں گے تو قتل عام کیا جائے گا اس لیے سب گھر والوں نے فیصلہ کر لیا کہ تالے لگا کر یہاں سے چلے جاتے ہیں جب شور ختم ہوگا، دو چار دن کے بعد واپس آ جائیں گے پھر سارا گاؤں اٹھ گیا، سب لوگ گھوڑے اور گدھوں پر سوار ہو گئے اور چل پڑے۔ میرے ماموں بھاری بھر کم تھے۔ چلتے چلتے ان کے پاؤں میں چھالے پڑ گئے۔ انہوں نے جوتے اتار دیئے،

جب چھالے خراب ہوگئے تو انہوں نے کپڑا باندھ لیا۔

ایک چھوٹی بچی کا واقعہ بیان کیا کہ جو ہجرت کے دوران فوت ہوگئی تھی اس کی ماں کو کہا گیا کہ اس کو یہاں دفن کردیتے ہیں لیکن اس نے کہا میں اس کو پاکستان لے کر جاؤں گی۔ وہ اپنے گلے لگاکر میری بچی کو پاکستان لے آئی۔ لوگ پاکستان کو بہت ہی مقدس جگہ سمجھتے تھے۔ بڑی امیدیں لے کر پاکستان آئے تھے۔ سڑک پر گلہ پھاڑ کر کہتے تھے پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ۔

جب وہ گورنر جنرل بنے تو ایک مرتبہ گورنر ہاؤس کا بل 38 روپے آیا۔ قائداعظم نے بل منگوایا کچھ چیزوں پر نشان لگائے اور کہا کہ یہ چیزیں فاطمہ جناح کی ذات کے لیے استعمال ہوئی ہیں ان کے پیسے فاطمہ جناح کے اکاؤنٹ سے لیں۔ کچھ چیزیں میری ذاتی استعمال کی ہیں۔ اس کا بل میرے اکاؤنٹ سے لیا جائے۔ باقی رقم گورنر جنرل ہاؤس کے اکاؤنٹ سے ادا کی جائے گی۔

اب نوجوان نسل میں حب الوطنی کے جذبات مفقود ہونے کی وجہ ہمارے حکمرانوں کا تاجر ہونا جبکہ سابقہ حکمران کاروباری آدمی نہیں تھے۔ قائداعظم بھی عظیم آدمی تھے۔ انہوں نے بڑی دولت کمائی مگر اپنی دولت کا ٹرسٹ بناکر قوم کو دے گئے۔ ان کی تربیت یافتہ ٹیم تک کام ٹھیک رہا۔ گورنر عبدالرب نشتر کا معمول تھا وہ اکیلے چھڑی پکڑ کر باغ جناح آجایا کرتے تھے۔ لوگوں کے مسائل سنتے اور حل کرتے تھے۔ ان کے بیٹے جمیل جو FC کالج میں پڑھتے تھے، وہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ ایک دن میں سرکاری گاڑی لے کر کالج چلا گیا۔ واپسی پر میرے والد صاحب نے مجھے ڈانٹا کہ یہ گاڑی تمہارے باپ کی نہیں اور میں بھی سرکاری گاڑی استعمال کرنے کا مجاز اس وقت ہوں جب سرکاری کام ہو لہذا تم اپنی سائیکل پر کالج جایا کرو۔

اب تو حالات یہ ہیں کہ چھوٹے آفیسر کے پاس بھی تین گاڑیاں ہوتی ہیں۔ اپنے ذاتی استعمال بیوی اور بچوں کے لیے الگ الگ گاڑیاں ہوتی ہیں۔ بدقسمتی سے ملکی خزانے کو بے دریغ استعمال کرتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ایک فاضل، عالم سیاسی بصیرت رکھنے والے آدمی ہیں۔ قوم کو ان جیسا باکردار اور مردمومن کی ضرورت ہے۔ ظفر اللہ خان صاحب نے ایک نعتیہ کلام بھی چھپوایا ہے جس کے شروع میں ڈاکٹر صاحب کی تحریر کردہ حمد ''اے چارہ گرے شوق'' بھی شامل کی ہے۔

انہوں نے کہا کہ تعلیم کے مواقع بہتر ہونے کے باوجود سیاست میں بہتری نہ آنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ پڑھائی کا مقصد فوت ہوگیا ہے۔

تعلیم ایک کاروبار بن چکی ہے۔ طالب علم اس لیے نہیں پڑھتے کہ میں نے علم حاصل کرنا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ میں نے فیس دی اور سرٹیفکیٹ لینا ہے۔ ان حالات کے ہم سب ذمہ دار ہیں اس کا آغاز گھر سے شروع ہوجاتا ہے۔ والدین بچوں کو تعلیم و تربیت اور اخلاق سکھانے کی بجائے تین سال کے بچے کو سکولز میں بھیج دیتے ہیں۔ سکول والوں کا مقصد ہوتا ہے کہ ہمارے پاس پیسہ آئیں جیسے کہ ٹیوشن سنٹر بن گئے اگر ٹیچر پڑھائیں تو ٹیوشن سنٹر میں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ ماضی میں جو بچہ کمزور ہوتا ماسٹر چھٹی کے بعد اس کو ٹائم دیتے تھے لیکن اب مادیت کا دور دورہ ہے صرف پیسہ ہی کو سب کچھ سمجھا جاتا ہے۔

آخر میں انہوں نے اپنے قارئین کو پیغام دیا کہ وقت کی قدر کریں۔ آج اگر پیسہ نہیں ہے کل کما لیں گے۔ لیکن وقت دوبارہ نہیں آتا۔ جو شخص وقت کا صحیح استعمال کرتا ہے وہی کامیاب ہے اگر صحیح استعمال نہیں کیا تو وہ ناکام ہے پس کامیابی اور ناکامی وقت کے صحیح استعمال میں ہے۔ پیسے کے استعمال سے نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

آپ کی صحت

ہڈیوں کی کمزوری ایک بڑا طبی مسئلہ

متوازن خوراک صحت پر مثبت اثرات مرتب کرتی ہے

ورزش ہڈیوں کو مضبوط بنانے کا اہم ذریعہ ہے

وشاء وحید: ماہر غذا

پاکستان میں ہر دس میں سے 8 خواتین ہڈیوں کی کمزوری کا شکار ہیں۔ ہڈیوں کی کمزوری ہمارے ملک کا ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کا ابھرتا ہوا انتہائی سنجیدہ مسئلہ ہے۔ خواتین ایک خاص عمر کے بعد اس مسئلے سے زیادہ دوچار ہوتی ہیں جس کی وجہ جسم میں ہونے والے ہارمونل تبدیلیاں ہیں۔ مگر ایسا نہیں ہے کہ مرد حضرا ت ہڈیوں کی کمزوری یعنی کے Osteoporosis کا شکار نہیں ہوتے۔ عموماً خواتین 40 کی عمر کے بعد اور مرد حضرات 40-45 سال کی عمر کے دوران اس کا شکار ہوتے پائیں گئے ہیں۔

بلاشبہ عمر بذات خود ہڈیوں کی کمزوری میں اہم کردار ادا کرتی ہے مگر اس کا ہرگز مطلب نہیں کہ جوان لوگ اس سے محفوظ ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ آپ یا ہم میں سے کوئی بھی ہڈیوں کی کمزوری کو نظر انداز کرنے کے لیے بہت جوان یا بوڑھا نہیں ہے۔ ہماری نوجوان نسل جس قسم کی غذا کھا رہی ہے۔ اس کی وجہ سے آج کے دور میں وہ بھی ہڈیوں کی کمزوری کا اسی حد تک شکار ہے جتنا کہ کوئی 50 سال کا بوڑھا شخص اس کا شکار ہے۔

وجوہات:

ہڈیوں کی کمزوری میں جہاں بہت سے نیوٹرینٹس (Nutrients) کا کردار ہے۔ ان میں سے سب سے اہم Calcium اور Vitamin D ہیں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے ہڈیوں کی کمزوری کی شکایت کے ساتھ آنے والے مریض کی زبانوں پر یہ بات عام ہے کہ ہم دودھ پیتے ہیں پھر بھی ہڈیاں کمزور ہیں۔ یہاں جو بات سمجھنے کی ہے وہ یہ ہے کہ دودھ میں موجود Calcium، دودھ کے ذریعے آپ کی خوراک کا حصہ تو بن رہا ہے مگر اس کا آپ کی ہڈیوں کا حصہ بننے کے لیے جسم میں Vitamin D کا ہونا لازمی ہے۔ Vitamin D کے بغیر Calcium جسم کے لیے ایک ایکسٹرا اجزاء ہے جس کو وہ اسی طرح جسم سے خارج کردے گا۔

ہمارے جسم کو روزانہ Calcium 1200mg چاہئے ہوتا ہے اور Vitamin-D 1U 800-1000۔ اگر ہم اپنی خوراک کے ذریعے جسم کو Calcium نہیں فراہم کریں گے تو وہ ہڈیوں میں پہلے سے موجود Calcium کو ہڈیوں سے نکال کر جسم کو فراہم کرے گا۔ جس کے نتیجے میں ہماری ہڈیاں کمزور ہوتی چلی جائیں گی۔

جہاں Calcium کے بہت سے غذائی ذرائع موجود ہیں مثلاً دودھ، دہی، چیز، انجیر سی فوڈ، سویا اور دیگر اشیاء وہی Vitamin-D کے غذائی ذرائع بہت کم ہیں۔ ان میں سے بھی ہمارے ہاں عموماً وہ خوراک نہیں کھائی جاتی اور اس کی اہم وجہ ان کا عام آدمی کی دسترس سے باہر ہونا ہے۔

قدرتی طور پر اللہ نے انسانی جسم میں Vitamin-D بنانے کی صلاحیت ضرور رکھی ہے۔ ہماری جلد سورج کی روشنی کے ساتھ مل کر Vitamin-D بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے مگر عمر کے ساتھ ساتھ اس کی صلاحیت کم ہوجاتی ہے اور یہ وقت اور موسم پر بھی منحصر ہے۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ ڈاکٹر کے مشورے سے Vitamin-D کے کیپسول کا بروقت استعمال کیا جائے۔

خوراک کے علاوہ جو عناصر ہڈیوں کی کمزوری کا باعث بن سکتے ہیں ان میں ورزش نہ کرنے کی روٹین، فیملی ہسٹری، وزن کی انتہائی کمی، کچھ ایسی ادویات کا دیرپا استعمال جو ہڈیوں پر اثر انداز ہوں، سگریٹ کا استعمال، رجونورتی، رحم برادی اور ہارمونل تبدیلیاں شامل ہیں۔

احتیاط:

بلاشبہ بہت سے ایسے عناصر بھی ہیں جن کا کنٹرول کرنا ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ مگر کافی حد تک ہڈیوں کی کمزوری سے بچنا ہمارے اپنے ہاتھ میں بھی ہے۔ ہر بیماری کے آنے پر یہ سوچ لینا یا ہر بیماری کا جواز بڑھتی عمر اور وقت کو بنالینا محض آپ کی جہالت ہے۔ دراصل یہ آپ کی اپنی لاپرواہی اور اپنی جان کو اہمیت نہ دینے کا نتیجہ بھی ہوسکتی ہے۔

اپنی زندگی میں معمولی تبدیلیاں لانے سے ہی آپ بڑھتی عمر کے اس مسئلے کو ختم نہ سہی مگر کافی حد تک ملتوی ضرور کرسکتے ہیں۔

ورزش ہڈیوں کو مضبوط کرنے کا اہم ذریعہ ہوسکتا ہے۔ ورزش کرنے کے لیے آپ کا جوان ہونا ضروری نہیں۔ اگر جوانی میں ہی آپ نے اپنے جسم کو ورزش کی عادت ڈالی ہوگی تو آپ کا جسم آپ کی عمر کے حساب سے اس کو تسلیم کرنے میں کامیاب رہے گا۔ مضبوط ہڈیوں کے لیے ضروری ہے کہ آپ کسی پروفیشنل کی نگرانی میں لچک (Flexibility)، مزاحمت (Resistance) اور طاقت کی ورزش کریں۔ اس کے علاوہ آپ سائیکلنگ، یروبکس، مرسک واک بھی کرسکتی ہیں۔

ورزش کے ساتھ اپنی خوراک کا بھی خیال رکھنا اہم ہے۔ تھوڑا کھائیں مگر اچھا کھائیں۔ یہ یاد رکھیں آپ کی شخصیت کافی حد تک اسی کا عکس ہے جو آپ کھاتے ہیں۔

خواتین کو چاہئے کہ 25 سال کی عمر سے ہی اپنی ہڈیوں کا سالانہ چیک اپ کروائیں تاکہ بروقت تشخیص کے ساتھ، بروقت علاج کروایا جاسکے۔ ابھی وقت آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس وقت کے چلے جانے کے بعد کاش میں پہلے ایسا کرلیتی کا سوچنا بے کار ہے۔ یہ جسم یہ ہڈیاں آپ کی ہیں۔ آپ کے علاوہ اس کا خیال رکھنا کسی دوسرے کا فرض نہیں۔ اگر اللہ نے آپ کو یہ جان دی ہے تو اس کو باقی نعمتوں کی طرح ہی نعمت سمجھیں اور اس کا خیال رکھ کر ہی آپ اپنے رب کا شکر ادا کرسکتی ہیں۔

اگر آپ اپنی عزت کرتی ہیں تو یہ فیصلہ بھی آپ کو ہی کرنا ہے کہ آپ نے اپنی جان کو کوڑے کا ڈھیر سمجھ کر گند بلا کھلانا ہے یا پھولوں کا گلدستہ سمجھ کر اس کی نشوونما کرنی ہے۔ آج کے بعد کوئی بھی خوراک کھاتے ہوئے ایک لمحے کے لیے سوچئے گا ضرور کہ وہ آپ کے اندر جاکر آپ کو کس حد تک فائدہ دے رہی ہے اور نقصان، خوراک کو جاری رکھنے یا نہ رکھنے کا فیصلہ آپ کے لیے آسان ہوجائے گا۔

☆☆☆☆☆

﴿مبارکباد﴾

محترمہ صائمہ نور کو بطور مرکزی ناظمہ تربیت اور محترمہ ہاجرہ بی بی کو مرکزی ناظمہ دعوت منتخب ہونے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتی ہیں۔ اللہ رب العزت سے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی ذمہ داریوں کو خلوص نیت اور دلجمعی سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں اس تحریک کے فیوض وثمرات سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے اور تادم آخر اس مشن مصطفویﷺ سے منسلک رکھے۔ آمین

الھدایہ کارنر

تعارف تجوید، تعلیم و تعلم

ہر حرف کو اس کے مخرج اور صفات لازمہ کیساتھ ادا کرنا تجوید ہے

روبینہ ناز

تجوید کسے کہتے ہیں اس کی لغوی

تعریف:

یہ جَوَّدَ یجُوِّدُ سے باب تفعیل کا مصدر ہے اس کا معنی خوبصورت بنانے کے ہیں۔

اصطلاحی تعریف:

ہر حرف کو اس کے مخرج اور تمام صفات لازمہ اور عارضہ کے ساتھ ادا کرنا تجوید ہے۔

تجوید کے بارے میں حکم قرآنی:

ورتل القرآن ترتیلا (اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو)۔

حصہ تجوید:

حرکات کا بیان سبق نمبر ۱ تجوید

س: حرکت کسے کہتے ہیں؟

ج: زبر زیر یا پیش کو حرکت کہتے ہیں: (اَ، اِ، اُ)

س: زبر، زیر، پیش کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟

ج: عربی میں زبر کو (فتحہ)، زیر کو (کسرہ) اور پیش کو (ضمّہ) کہتے ہیں۔

س: جس حرف پر فتحہ، کسرہ یا ضمہ ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

ج: جس حرف پر فتح ہو اسے مفتوح، اور جس کے نیچے کسرہ ہو اسے مکسور اور جس پر ضمہ ہو اسے مضموم کہیں گے۔

س: دو زبر (اً) دو زیر (اٍ) دو پیش (اٌ) کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟

ج: دو زبر (اً) دو زیر (اٍ) دو پیش (اٌ) کو عربی میں ”تنوین“ کہتے ہیں اور جس حرف پر تنوین ہوگی اسے مُنَوَّنْ کہیں گے۔

س: سکون کسے کہتے ہیں اور جس حرف پر سکون کی علامت ہو اسے کیا کہیں گے؟

ج: سکون کی علامت یہ (اْ) ہے۔ اسے جزم بھی کہتے ہیں اور جس حرف پر یہ علامت آئی اسے ساکن یا مجزوم کہتے ہیں۔

س: شد کسے کہتے ہیں اور جس حرف پر شد آئے اسے کیا کہیں گے؟

ج: دو حروف کو ملانے کے لیے اس (اّ) کو شد کہتے ہیں اور جس حرف پر یہ علامت آئے اسے مشدد کہتے ہیں۔

نوٹ: شد میں دو حروف ہوتے ہیں پہلا ساکن دوسرا متحرک مثلاً مُتَّقِیْنَ.

حصہ گرائمر

کلمہ کی اقسام:

کلمہ کی تین اقسام ہیں:

ا۔اسم (Noun): ایسا کلمہ کو مستقل معنی پر دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ بھی نہ پایا جائے۔ محمدٌ مدینةٌ قَلَمٌ وغیرہ)

۲۔فعل (Verb): ایسا کلمہ جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور تینوں زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ بھی پایا جائے۔ مثلاً خـلقَ (اس نے پیدا کیا) یَـعْبُدُ (وہ عبادت کرتا ہے)۔

۳۔حرف (Preporation): ایسا کلمہ جو مستقل معنی پر دلالت ہی نہ کرے مثلاً من (سے) فی (میں) الٰی (طرف)۔

اسم کی تفصیل علامات اسم:

ا۔شروع میں ال ہو (الحمد، التحیات، القرآن)

۲۔آخر میں گول ۃ ہو مثلاً (الصلوٰۃ، جنۃ)

۳۔آخر میں تنوین ہو (فوجٌ صراطٌ)

۴۔ وہ کلمہ جو مضاف ہو (نصراللہ)

۵۔تثنیہ ہو جیسے (افواجٌ)

نوٹ: اس سبق میں ہم نے اسم اور اس کی علامات کو تفصیلاً پڑھا اگلے سبق میں ہم فعل کی تفصیلاً بحث کریں گے۔

☆☆☆☆☆

ایگرز فورم کے زیر اہتمام کڈز ضیافتِ میلاد النبی ﷺ

منہاج القرآن ویمن لیگ کے ذیلی فورم ایگرز کے زیر اہتمام میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں کڈز ضیافت میلاد اور نعتیہ محفل کا انعقاد کیا گیا۔ میلاد النبی ﷺ اور ضیافت میلاد کی اس منفرد تقریب کے مہمان 7 سال سے کم عمر کے بچے اور بچیاں تھیں۔ جبکہ اس محفل کی مہمان خصوصی محترمہ سکینہ حسین قادری تھیں۔ جنہوں نے خوبصورت انداز میں نعت بحضور سرور کونین ﷺ پیش کر کے بے پناہ داد وصول کی۔ اس موقع پر ناظم اعلیٰ محترم خرم نواز گنڈاپور نے بچیوں کو تحائف دیئے اور کامیاب تقریب کے انعقاد پر ویمن لیگ (ایگرز) کی جملہ عہدیداران کو مبارکباد دی۔

اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مرکزی صدر فرح ناز نے کہا کہ ایگرز کی ساری ٹیم کو شاندار تقریب کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتی ہوں اور کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے بچوں، نوجوانوں، مرد و خواتین کے دلوں کو عشق مصطفیٰ ﷺ کی شمعوں سے روشن کیا۔ بچوں کی محفل میلاد کے انعقاد کا ایک مقصد انہیں کم عمری میں ہی سیرت طیبہ کے گوشوں سے ہم آہنگ کرنا ہے۔

محفل میں موجود بچیوں نے خوبصورت جھلمل کرتے رنگوں سے لکھے کلمہ طیبہ اور احادیث نبوی کے کارڈز، بینڈز اور روشن برقی لائٹس اٹھا رکھی تھیں۔ محفل پاک میں موجود بچیوں اور بچوں نے کلمہ طیبہ، آمد مصطفیٰ مرحبا مرحبا، نعلین پاک کی شبیہ والے جھنڈے اٹھا رکھے تھے۔ بچیاں پھولوں کے گجرے پہن کر اور درود و سلام پڑھ کر محبت رسول ﷺ کا اظہار کر رہی تھیں۔ پروگرام کے اختتام پر میلاد النبی ﷺ کا خوبصورت کیک بھی کاٹا گیا، اس خوبصورت محفل میلاد النبی ﷺ میں سینکڑوں کی تعداد میں بچوں نے شرکت کی۔ مرکزی سیکرٹریٹ میں یہ اپنی نوعیت کا منفرد اور خوبصورت پروگرام تھا۔

ایگرز کے زیر اہتمام ہونیوالی اس محفل میلاد میں صدر محترمہ فرح ناز، ناظمہ ویمن لیگ محترمہ سدرہ کرامت، محترمہ ایمن یوسف، محترمہ سعدیہ احمد، محترمہ ڈاکٹر شاہدہ مغل، محترمہ زینب ارشد، محترمہ شازیہ بٹ، محترمہ شاکرہ چوہدری، محترمہ عائشہ مبشر، محترمہ زینب ارشد، محترمہ صائمہ نور، محترمہ ام حبیبہ، محترمہ نازیہ عبدالستار و دیگر خواتین رہنماؤں نے شرکت کی۔

Eagers فورم کے زیراہتمام کڈز ضیافت میلاد

Monthly
DUKHTARAN-E-ISLAM
LAHORE
DEC-2018
Regd CPL No.45

میلادالنبی ﷺ 1440ھ کے موقع پر
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی طبع ہونے والی دیگر کتب

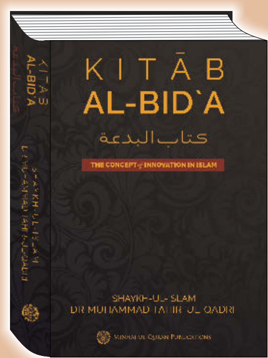

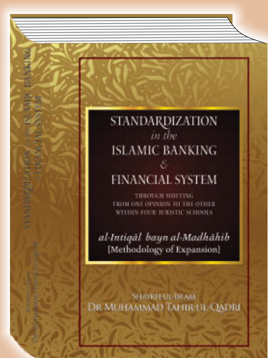

الموسوعة القرآنية
قرآنی اِنسائیکلوپیڈیا
مجموعہ مضامین قرآن
شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہرالقادری

- شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے نصف صدی سے زائد مطالعۂ قرآن کا نچوڑ ہے۔
- 8 جلدوں پر مشتمل قرآنی انسائیکلوپیڈیا میں 5 ہزار موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔
- جلداوّل کے ابتدائی 400 صفحات صرف موضوعات کی فہرست پر مشتمل ہیں۔